رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ — إِنَّهُ آوَى الْقَرْيَةَ

الحکم

چہ گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | دو اینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے لعہ (۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ہے (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے عہ

فہرست مضامین

نمبر ۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۶ ذوالحجہ ۱۳۲۳ھ | جلد ۱۰

زمیندار کانفرنس کا دوسرا اجلاس

جناب مولوی سراج الدین صاحب ایڈیٹر زمیندار نے مجھے توجہ دلائی ہے کہ مین انکی کا اعلان الحکم مین شائع کردون الحکم ہرچند مذہبی پرچہ ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اسکے پڑھنے والون اور اسکے احمدی بھائیون مین کثرت سے زمیندار ہین بلکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنے امام کے حارث ہونے پر ناز ہے اسلئے کہ حدیث مین اسکی خبر دی گئی تھی ۔ بہرحال میری رائے مین اخبار زمیندار اور زمیندار کانفرنس کے مقاصد تمام زمیندارون کیلئے من حیث القوم نہایت مفید اور مبارک ہین اسلئے مین نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ اپنے محترم ہمعصر کے ارشاد کی تعمیل کرتا ہون اور اپنے احمدی زمیندارون کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس کانفرنس کو مفید اور موثر بنانے کیواسطے اسمین نمایان حصہ لین ۔ (ایڈیٹر)

انگریزی حکومت کی برکتون اور نعمتون سے مستفید ہونیکے لئے ہر ایک قوم اور ہر ایک فرقہ نے اپنی اپنی مجلس سبھا انجمن وغیرہ وغیرہ قایم کی ہوئی ہین ۔ جن مین قومی اغراض و مطالب پر متفقہ بحث اور متحدہ کوشش کی جاتی ہے انڈین نیشنل کانگریس ۔ محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس آریہ سماج ۔ کائستہ سبھا ۔ انجمن حمایت اسلام ۔ ندوۃ العلماء اور ہزارون اسی قسم کی انجمنین اسی خیال اور اسی بنیاد پر قایم ہین ۔ جو اپنے اپنے مفاد و مضار پر مشترکہ طور پر غور کرتی ہین اور عہد آسائش عہد انگریزی مین سرسبز اور کامیاب ہو رہی ہین ۔ صرف زمیندارون کا ایک فرقہ تھا جسکی نہ کوئی انجمن تھی نہ مجلس نہ کانگریس تھی نہ کانفرنس اور اسی لئے یہ فرقہ عرصہ دراز تک کس مپرسی کی حالت مین رہا ۔

چند ہمدردان قوم نے گذشتہ جون کو موضع کرم آباد مین جو اخبار زمیندار کا ہیڈکوارٹر ہے ایک زمیندار کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور اس کانفرنس کا پہلا اجلاس ۲۵ جون کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ہوا ۔ مگر جون کا موسم نہایت گرم اور اسلئے ایسے مجمع کی قابل نہین ۔ نظر بران مجلس منتظمہ نے زمیندار کانفرنس کا آیندہ اجلاس ہولیون کی تعطیلون مین کیا جانا قرار دیا ہے ۔ بارہ مارچ کو اتوار ہے اور ۱۲-۱۳-۱۴ اور ۱۴ کو ہولی کی تعطیل ہے ان دنون زمیندارون کو علی العموم فرصت ہوتی ہے اور موسم بھی خوشگوار ہے ۔ پہلا دن آمد کے لئے اور پچھلا دن روانگی کے لئے چھوڑ کر درمیانی دو دن جلسہ کے لئے مختص کئے گئے ہین ۔

مجلس منتظمہ امید کرتی ہے کہ تمام ہندوستان کے زمیندار جو اردو زبان سمجھ سکتے ہین اپنی شراکت سے جلسہ کی رونق بڑہائینگے ۔ جن صاحبون نے شریک جلسہ ہونا ہو وہ اپنی تشریف آوری کی نسبت تاریخ مقررہ سے ایک ہفتہ پہلے اطلاع بخشین تاکہ سواری اور رہایش کا انتظام کیا جاسکے جن صاحبون نے کوئی رزولیوشن پیش کرنا ہو یا کوئی مضمون نظم یا نثر پڑھنا ہو وہ ۲۸ ۔ فروری ۱۹۰۶ء تک بذریعہ تحریر پاس جنرل سیکرٹری زمیندار کانفرنس زمیندار لاہور کے ارسال فرمائین ۔

مجلس منتظمہ کی یہ بھی تجویز ہے کہ آیندہ اجلاس زمیندار کانفرنس کے ساتھ ایک مختصر سی نمایش عمدہ زراعتی پیداوار اور نو ایجاد آلات کشاورزی کی جائے ۔ جن صاحبون کو کوئی چیز واسطے نمایش کے اس جلسہ مین بھیجنی ہو ۔ وہ ۲۸ ۔ فروری تک اطلاع دین اور اول ہفتہ مارچ تک لاہور مین پہنچا دینے کا انتظام کرین ۔

محکمہ ریلوی کو لکھا گیا ہے کہ کرایہ آمد و رفت کے لئے حسب معمول کانسشن عطا کرے ۔ منظوری آنے پر ہر ایک درخواست کنندہ کو سارٹیفکٹ کانسشن بھیجا جائیگا ۔

مجلس منتظمہ امید کرتی ہے کہ تمام زمیندار اس جلسہ کو پُر رونق اور بارعب بنانے پر پوری توجہ فرمائین گے ۔

تمام معاصرین سے امید ہے کہ مندرجہ بالا اشتہار کو ۸ مارچ تک اپنے اپنے معزز اخبارات مین درج فرما کر مجلس منتظمہ کو مشکور فرمائین گے ۔

المرقوم ۱۱ ۔ جنوری ۱۹۰۶ء

سراج الدین احمد جنرل سکرٹری زمیندار کانفرنس لاہور

ضرورت

بورڈنگ ہوس کے لئے ایک پر اکڑا کی ضرورت ہے جسکے سپرد چھ سات چھوٹے چھوٹے بچون کی نگرانی اور تعلیم ہوگی ۔ عمر چالیس سال کے قریب ہو علوم مروجہ سے اسقدر واقفیت ہو کہ دو سری مڈل تک کے بچون کو کل مضامین مین مع عربی و دینیات کے تعلیم مین مدد دے سکے ۔ سوائے ان اوقات کے جب بچے مدرسے مین ہونگے ہر وقت انکے پاس رہنا ہوگا تنخواہ دس سے پندرہ تک حسب لیاقت ہوگی ۔ درخواستین بمعہ سندات راقم کے نام بھیجین ۔

جناب منشی ذوالفقار علیخان صاحب نے اپنے بچون کو زیر نگرانی پر اکڑ تعلیم حاصل کرنیکے لئے یہان بھیجا چاہا ہے ۔ دیگر احباب سے درخواست ہے کہ جو صاحب
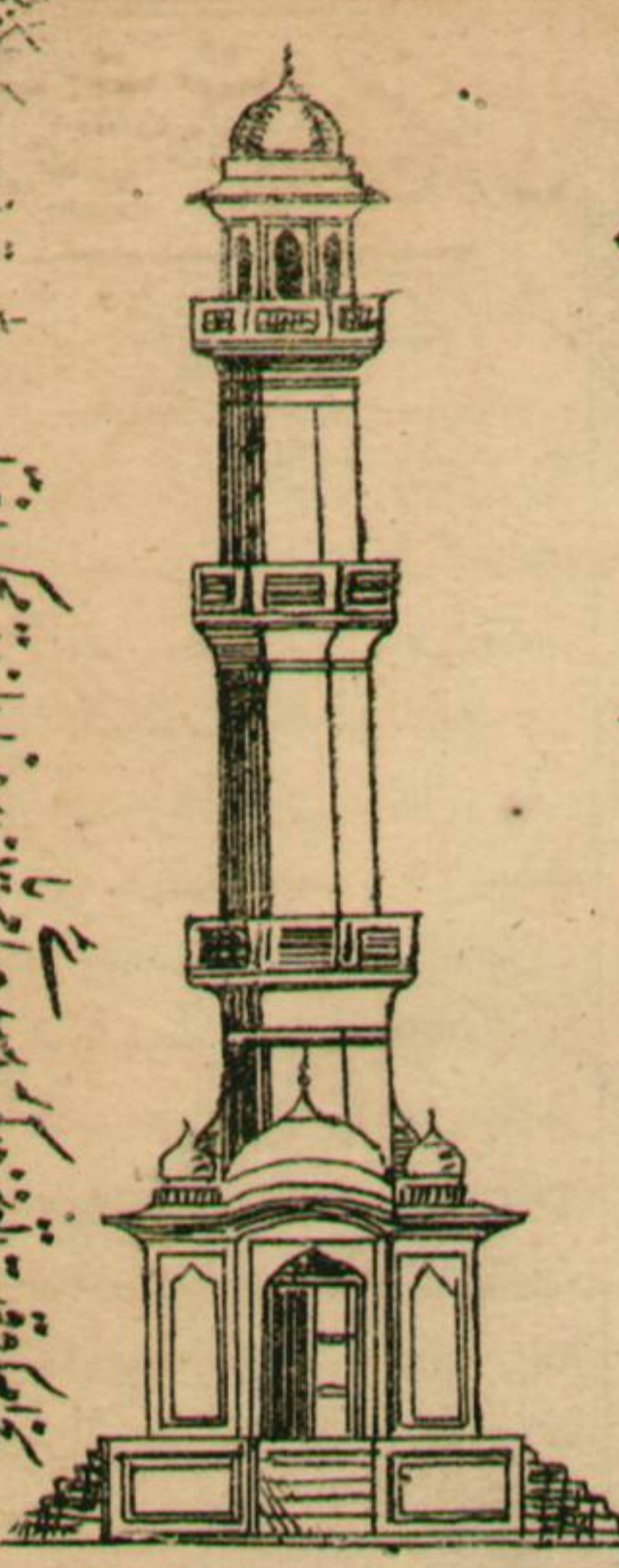
قائل نہین مگر واقعات ہمیشہ انکی تکذیب کرتے رہے۔

ضمن بہ سوال دوم - وہ (ہندو) تو کہتے ہین کہ سنبل ضلع مرادآباد مین کلکیا اوتار لے گا۔

جواب (الف) دیکہو سوال دوم ضمن دوم کہ پیشگوئی کے معنے قبل از وقت نہین ہوسکتے۔

سیریکم ایاته نتعرفونها۔

(ب) پیشگوئی کے معنے قبل از وقت کا نقصان جو یہود کو پہونچا اوس کی نسبت اللہ تعالے نے فرمایا افکلما جاءکم رسول بما لا تہوی انفسکم استکبرتم - جب کبہی تمہارے پاس رسول آیا اور وہ تمہارے معنے کردہ علامات کے خلاف علامات رکہتا تہا تو تم نے بسبب تکبر کے نہ مانا اور اپنے معانی پر ہی اڑے رہے اسکی تصریح اس آیت سے اور بہی زیادہ ہوتی ہے فلما جاءتہم رسلہم بالبینات فرحوا بما عندہم من العلم - جب ان کے پاس رسول آئے تو ان کو اسواسطے نہ مانا کہ اپنے ہی علم پر نازان فرحان رہے یعنے پیشگوئیون کے جو معنے کرچکے تہے اسکے خلاف معانی کو منظور نہ کیا جو واقعات سے ظاہر ہوے۔

(ج) ہنود نے تعین شہر سنبل مین ویسے ہی غلطی کہائی جیسے مسلمانون نے شہر دمشق کے شرقی منارہ کے مسجد کے مقرر کرنے مین غلطی کہائی - مگر واقعات نے دونون کو غلط قرار دیا یا جیسے مسلمان مسیح اسرائیلی کو بعینہ آتار نا مانتے تہے مگر آیت استخلاف و دیگر آیات سے اور واقعات سے - اسکے خلاف۔

(۳) **سوال سوم** ضمن اول مرزا صاحب کی اکثر پیشگوئیان غلط ثابت ہوئین۔

جواب (الف)

عجیب فیصلہ ہے کہ ایک پیشگوئی کی غلط فہمی کے سبب اکثر سے انکار کر دیا۔

(ب) اگر اکثر غلط ثابت ہوئین تو معلوم ہوا کچھہ تو پوری بہی ہوئین - تو آپ نے پوری شدہ پیشگوئیون سے فائدہ اوٹہایا ہوتا اور اکثر کا علم حسن ظن کرکر حوالہ بخدا کرتے اور تحقیق کرتے کر فیصلہ کرنے مین ایسی جلدی نہ کرتے۔

(ج) مومن کو چاہئے کہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے پر ایمان لاوے یا ایک حصہ کے پورا ہونے پر - جیسے اللہ تعالے نے حضرت موسیٰ کی والدہ کو پیشگوئی فرمائی - انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین۔ . . . .

ترجمہ - ہم اس (بچہ) کو (دریا مین سے نکال کر) پہر تیرے ہی پاس پہونچا دینگے اور اسکو رسل بہی بنا دینگے پہر فرمایا کہ فرددناہ الی امہ کے تقرعینہا ولا تحزن ولتعلم ان وعد اللہ حق و لکن اکثرہم لا یعلمون - ہم نے موسیٰ ع کو اسکی ماں کی طرف واپس کر دیا تاکہ اس کی آنکہین ٹہنڈی ہون اور سمجہہ لے کہ جو وعدہ اللہ تعالے کا بابت رسالت باقی ہے وہ بہی سچا ہی ہے - مگر ایسی باتون کو اکثر یعنے پبلک نہین سمجہا کرتی۔. . . .

ضمن دوم عبداللہ آتہم پیشگوئی کے موافق تباہ نہ ہوا۔

جواب عبداللہ آتہم ٹہیک پیشگوئی کے موافق مرا اور وہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی۔

اگر عبداللہ آتہم پندرہ ماہ کے اندر مرتا تو پیشگوئی کا ایک حصہ فضول اور ردی ٹہر جاتا - کیونکہ الفاظ پیشگوئی کے یہ ہین

جو فریق عمداً جہوٹ کو اختیار کر رہا ہے . . . . . پندرہ ماہ تک ہاویہ مین گرایا جاویگا . . . . بشرطیکہ حق کیطرف رجوع نکرے

اس پیشگوئی کے دو حصہ ہین ۱ ہاویہ مین گرایا جانا - ۲ رجوع کرنا اگر وہ پندرہ ماہ کے اندر مرجاتا تو عبارت حصہ دوم لغو ٹہرتی - جو قادر حکیم کے کلام مین موجب نقص ہے - سو دوسرا یہ کلام علام الغیوب خدا کا کلام نہ مانا جاتا - پس یہ الفاظ الہام ہی پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اول وہ رجوع کرے - اور اوسکو بسبب رجوع مہلت ملے - بعد اس کے وہ ہاویہ مین گرایا جاوے - چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اول اوس نے سچی شہادت کو چہپایا اور عمداً جہوٹ کو اختیار کیا تو تعداد اشتہارون کے مطابق ۷ ماہ مین مرگیا - سو اول اوس کے رجوع کرنے سے ایک حصہ پیشگوئی کا پورا ہوا اور اسکو بسبب رجوع کے موافق الفاظ الہام کے شرط کے پورا ہونے سے مہلت ملے - پہر عمداً جہوٹ اختیار کرنے سے سزا ہو ے۔

اب رجوع کے سبب مہلت کیون ملی - سو یہ سنت اللہ ہے - کہ اللہ تعالے کسی کا عمل ذرہ بہر بہی ضائع نہین کرتا - فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ترجمہ - جو ذرہ بہر بہی خوبی کرے اوسکا عوض دیکہہ لیگا - ولا یظلمون نقیرا - اللہ تعالے کسی کا نقصان اتنا ہی نہین کرتا ہے جتنا کہجور کی گٹہلی کے پیٹہہ پر گڑہا ہوتا ہے - ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا اللہ تعالے کسی کا ذرہ بہر بہی نقصان نہین کرتا بلکہ اگر کسی کی خوبی ہو تو اوس کو بڑہاتا ہے۔

دوسرا حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم کو حسب الہام الہی ہلاکت کی پیشگوئی کی تہی - باوجودیکہ وہ پیشگوئی بلا شرط تہی مگر انکے رجوع پر اللہ تعالیٰ نے اونکو صرف مہلت ہی نہین دی بلکہ عذاب کو اون کے سر سے بالکل ٹلا دیا - غرض اللہ تعالے بعض وعدون مین بہی کسی حکمت سے مہلت ڈال دیا کرتا ہے چہ جائیکہ وعید (وعدہ عذاب) مین جیسے وواعدنا موسیٰ ثلاثین لیلۃ و اتممناہا بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلہ - اللہ تعالے نے موسیٰ علیہ السلام سے تیس رات کا وعدہ فرمایا اور چالیس رات مین اوسکو پورا کیا۔

اب رہی یہ بات کہ کیا ثبوت ہے کہ عبداللہ نے رجوع کیا سو اس کا جواب یہ ہے کہ

(الف) الہام الٰہی سے اسکا رجوع معلوم ہوا - جو حضرت مرزا صاحب کو اللہ تعالے نے الہام کیا۔

(ب) عبداللہ آتہم کے افعال سے کیونکہ آتہم ایک بڑا سخت دشمن اسلام تہا جسنے بغیر اسکے کہ کوئی اہل اسلام مین سے اسکے ساتہہ مقابلہ کرے قریب پچاس کتاب تردید مذہب اسلام اور سخت سب و شتم بہ نسبت جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے تصنیف کرکے شائع کی تہین مگر بعد پیشگوئی کے ایک لفظ بہی مخالفت اسلام یا حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کا اوسنے شائع نہین کیا حالانکہ پہلے کی نسبت اسکو نہایت ہی خطرناک حملہ اور بے ادبی کرنیکا حوصلہ ہوتا اگر دل مین رجوع نکرتا - اول اس لئے کہ اسلام کیطرف سے اسکا مقابلہ ہوا جب بلا مقابلہ ایسا سخت بے ادب تہا تو اسنے کیون از دست خاموشی اختیار کی - دوم اسلئے کہ وہ سخت دشمن اسلام تہا اب باوجود دشمنی بڑہ جانے کے اولٹا خاموش ہوگیا۔

تیسرا اسلئے کہ اسلام کیطرف سے اوس کی جان پر سخت حملہ ہوا کہ اوس کی موت کی پیشگوئی کی گئی۔

چوتہا اسلئے کہ حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ کیا اور بذریعہ اشتہارات و رسائل شائع کردیا کہ اسنے حق کی طرف رجوع کیا اگر رجوع نہین کیا کہ تو قسم اٹہا وے کہ اس نے رجوع نہین کیا تو ایک ہزار روپیہ لے لے مگر اس نے جواب تک نہین دیا۔

پانچوان اگر اسنے رجوع نہین کیا تہا تو جب حضرت مرزا صاحب نے اشتہارات انعامی ایک ہزار دو ہزار تین ہزار چار ہزار - اور تین رسائل اسی مضمون کے شائع کئے تہے - کم سے کم اپنا انکار از رجوع تو شائع کر دیتا۔

چہٹا - جب کہ وہ دشمن اسلام تہا اور مرزا صاحب حامی اسلام اور مدعی الہام - پہر اس لئے بہی اسکو بنا بر تکذیب مرزا صاحب و الہام مرزا صاحب ضرور تہا کہ اپنا انکار شائع کرے حالانکہ اس نے جواب تک بہی نہین دیا۔

ساتوان - جبکہ مرزا صاحب کا دعویٰ اسکے نزدیک غلط تہا تو کسقدر جرأت کے ساتہہ اسکو مرد میدان بنکر انکار از رجوع کو شائع کرنا ضروری تہا جو ایک لفظ بہی شائع نہین کیا۔

ضمن سوم - مقتول مکذب پیشگوئی کے بعد مرا

جواب - اگر مقتول مکذب سے آپکی مراد لیکہرام ہے تو اس کی موت چہہ سال کے اندر ہوئی - جیسے کہ پیشگوئی کے الفاظ ظاہری تہے اور اسکے گواہ مسلمان - عیسائی - ہنود - خصوصاً آریہ بہی ہین - کہ وہ میعاد کے اندر قتل ہوا اور کو اغذ سرکاری سے بہی پتہ لگ سکتا ہے کہ اسکی ہلاکت پر آریہ نے شور مچایا۔

ضمن چہارم - قادیان مین طاعون آگیا۔

جواب (الف) تعجب کہ آپنے اپنے کسی سوال مین بہی مرزا صاحب کی کسی تصنیف کا بہی حوالہ نہین دیا اور نہ اس سوال مین۔

(ب) مرزا صاحب نے ہرگز ہرگز کسی کتاب مین بہی یہ نہین لکہا کہ مجہے الہام ہوا ہے کہ قادیان مین طاعون نہین آئیگا۔

(ج) الفاظ الہامات سے تو اسکے عکس ظاہر ہوتا ہے - کہ قادیان مین ضرور ضرور طاعون ہوگا۔

الہام اول لولا الاکرام لہلک المقام یعنے اگر مرزا صاحب کی عزت کا پاس نہوتا تو یہان کے مخالفین باشندے اس قابل تہے کہ سارے کے سارے ہلاک کئے جاتے بسبب شامت اعمال کے - بلکہ ان پر ایسا سخت عذاب آتا کہ ان کے رہنے کی جگہ بہی تباہ اور ویران کی جاتی۔

الہام دوم - انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا من استکبار - جو لوگ مرزا صاحب کے دار مین رہتے ہین مین اون کی حفاظت کرونگا - ہان تکبر والے اس سے مستثنے ہین - اگر شہر مین طاعون ہی نہین آنا تہا تو اس الہام کی ضرورت ہی کیا تہی - اور اس حفاظت کے کیا معنی۔

تیسرا الہام جو اصل مین پہلا الہام ہے اور طاعون کے متعلق سب سے پہلے یہی الہام ہوا ہے - انہ اوی القریہ یعنے اللہ تعالے نے اس بستی کو پناہ دی ہے - پیشگوئیون کا قاعدہ ہے۔

کہ انکے معنے بعد وقوع ہی ہو سکتے - انجام کار جب طاعون ختم ہوجاویگا اوسوقت تک اس کا انتظار کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کی مراد اس پناہ دینے سے کیا ہے - انسان عالم الغیب نہیں کہ خود بخود اپنے اجتہادی معنے کر کے انکی صحت پر یقین کرے کیونکہ پیشگوئیون کے الفاظ عموماً محتمل ہوتے ہین - چنانچہ اسکے تفصیل سوالات صدر مین لکھی جاچکی ہے لہذا اِس الفاظ الہام سے جو معانے بلحاظ حالات موجودہ اسوقت تک ہو سکتے ہین یہہ ہین -

اوّل اللہ تعالےٰ اس شہر کو اوس افراتفری سے بچاویگا جو اور شہرون مین بسبب طاعون لوگون کو گہرون سے نکلنے مین اور باہر سردیون بارشون مین رہنے سے واقع ہوئی -

دوسرا اوس تباہی سے جو اور شہرون مین بسبب طاعون کے شہر سے نکلنے نہ نکلنے اور حکم سرکار نہ ماننے سے واقع ہوئی -

تیسرا اوس مصیبت سے جو بعض شہرون کو منتظمین طاعون کی مخالفت اور مقابلہ کے سبب سزایاب ہونے سے ہوئی -

چوتہا اس تباہی سے جو بسبب ٹیکہ لگانیکے بعض شہرون مین وقوع مین آئے یہانتک کہ بعض مکانات مین ٹیکہ والے کل کے کل ہلاک ہو گئے -

پانچوان طاعون جارف سے بچاوے جو شہر کو ایسا آدمیون سے بسبب موت طاعون خالی کردیتا ہے جیسا کہ جہاڑو دینے سے مکان خس وخاشاک سے خالی ہوجاتا ہے چنانچہ کی بستیان ایسی بہی ہین کہ جن کے کل باشندے مر گئے اور کوئی بہی باقی نہ رہا - الاماشاءاللہ -

چہٹا الہام ۲ و ۳ کو ملانے سے یہہ معنے بہی ہو سکتے ہین کہ طاعون شروع ہو کر پہر ہمیشہ کے لئے موقوف ہوجاوے کیونکہ آوی کے معنے ہین کہ سختی کے بعد کسی کو پناہ دیجاوے - جیسے حضرت لوط علیہ السلام نے (جبکہ اہل قریہ نے مہمانون کے معاملہ مین اون کو سخت تنگ کیا) فرمایا

او اٰوی الیٰ رکن شدید - ترجمہ - مین کسی مضبوط رکن کی پناہ لون -

ساتوان چونکہ اللہ تعالےٰ قادر علام الغیوب کا کلام ہے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی غرض ان تمام امور سے حفاظت کی ہو اور اون حفاظتون کی بہی جو آیندہ وقتاً فوقتاً واقع ہون -

ضمن پنجم - زلزلہ کی پیشگوئی تہی ابتک نہین آیا -

جواب

اتیٰ امر اللہ فلا تستعجلوہ - ترجمہ اللہ تعالےٰ کا حکم آگیا اسکی جلدی نہ مانگو - اللہ تعالےٰ اپنے افعال کا آپ مالک مختار ہے وہ تو بعض وقت اوقات معینہ مین بہی توقف کردیتا ہے - جیسے وواعدنا موسیٰ ثلاثین لیلۃ - تیس رات کا وعدہ چالیس مین پورا ہوا - بعض وقت بالکل بہی ٹلا دیتا ہے - جیسے یونس علیہ السلام کی پیشگوئی چالیس روز کے لئے وہ بالکل موقوف ہوگئی مگر تعجب کہ اس زلزلہ کی پیشگوئی مین کوئی وقت مقرر نہین پہر اسکا پورا نہ ہونا چہ معنے دارد -

اگر آپ زلزلہ کی پیشگوئی کو انصاف اور غور سے پڑہتے تو آپ زلزلہ پر ضرور ایمان لاتے کیونکہ زلزلہ سے پہلے سیلاب کی پیشگوئی ہے جس کے پورا ہونے سے بہت سا ملک ہلاک و ویران ہوا - اب زلزلہ کا آنا باقی ہے وہ پیشگوئی بہی ضرور ضرور پوری ہوگی اور بعد وقوع شناخت کی جاوے گی - عذاب ہمیشہ بغتۃً آیا کرتے ہین جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حتےٰ اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃً - یعنے جب مخالف لوگ خوب فرح اور غفلت مین آگئے اپنے مال اولاد دولت علم وغیرہ کے سبب - تو ہم نے اچانک پکڑ لیا -

اور فرمایا

حتّیٰ اذا استیئس الرسل وظنوا انھم قد کذبوا جاءھم نصرنا - رسول اپنی قوم کی ہدایت سے ناامید ہوگئے - اور دوسری طرف قوم نے بہی تکذیب مین وہ ترقی کی کہ پیشگوئیون کی نسبت بہی کہنے لگے کہ یہ پیشگوئی بہی آخر جہوٹی ہی نکلی تو ہماری مدد آگئی -

(۳) سوال ضمن اول - مرزا صاحب نے منع کیا ہے کہ ان کے مرید عام عقیدہ کے مسلمانون سے سلام علیک نہ کرین -

جواب - یہہ غلط ہے اور بالکل غلط ہے - سلام تو کافر سے بہی منع نہین - واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما - جب اون کے ساتہہ جاہل اپنی جہالت کے ساتہہ پیش آتے ہین تو وہ سلام کہہ کر چلے جاتے ہین - فاصفح عنھم وقل سلام - اون سے موہنہ پہیر لے اور سلام کہدے -

ضمن دوم - انکے پیچہے نماز پڑہنا منع ہے -

جواب - یہہ سچ ہے اور ضرور ایسا ہونا ضروری ہے -

(الف) جو مرزا صاحب کو ان کے دعوے مین جہوٹا سمجہتا ہے . . . .

وہ انکو کافر بلکہ اکفر سمجہتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیء - ترجمہ - جو شخص اللہ تعالےٰ پر جہوٹہ بولے اور جبکہ وحی نہ ہوتی ہو وہ وحی کا دعویٰ کرے اوس سے بڑہکر کوئی کافر نہین - سو مومن کا مکفر کافر ہے اسکے پیچہے نماز جائز نہین -

(ب) جس مسیح کی نسبت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی ہے اوسکو نبی اللہ فرمایا ہے اور حضرت مرزا صاحب وہی نبی اللہ ہین - سو نبی کا مکذب کافر ہوتا ہے -

ضمن ۳ - پہلے فرقے بہت تہے مرزا صاحب نے اور اختلاف ڈالدیا -

جواب

یہہ عجب سوال ہے بلکہ اعجب تمام انبیا اور مصلحین کی ضرورتون پر پانی پہیر دینے والا سوال ہے - اگر نبی اور مصلح ہر ایک کے فعل کو جائز رکہے - تو فرمایئے اسکی بعثت کی کیا ضرورت -

بعثت مامورین تو خاص رفع فسادات وعقاید کے واعمال باطلہ کے لئے ہوتی ہے پس اگر وہ بہی ست بچنی ہے تو اسکے آنی کا کیا فایدہ "نیز سارے لوگ ہدایت نہین پایا کرتے بلکہ بعض لوگ - دنیا مین سدا اختلاف رہیگا"

دوسرا آپ سوال اول کے جوابات پر دوبارہ غور کرین -

تیسرا ذرا آپ ہی انصاف اور غور سے فرمائین کہ جو مصلح آوے - شیعہ کے ساتہہ باوجود تبرا بازی کے - خوارج کے ساتہہ باوجود بے ادبی صحابہ کے - عیسائیون کے ساتہہ باوجود عاجز انسان کو خدا بنانے اور مردہ کی پرستش کرنے اور خاندان رسالت پر سخت سے سخت الفاظ بے ادبانہ نکالنے اور اسلام کی تردید کرنے کے - اور اسی طرح دیگر مذاہب کے ساتہہ باوجود قسم قسم کے اختلافون کے اگر صلح کرے تو کس طرح کرے -

چوتہا جسکو آپ اختلاف سمجہے ہین وہ تو عین اتفاق ہے مثلاً مقلد غیر مقلد شیعہ خارجی عیسائی سکہہ - آریہ - ہندو جو اس جماعت مین داخل ہون گے - وہ اتحاد ہوگا یا اختلاف وہ اختلاف سے نکالکر اتحاد مین داخل کر کے ایک جماعت تیار کی ہے - جو اسوقت تین لاکہہ سے زاید مختلف فرقون سے نکلکر ہو چکی ہے -

(۵) سوال - مرزا صاحب نے باوجود رمضان کے اثنائے لکچر مین چاء نوشی کی . . . . . یہہ حکم ہے اون سفرون کا جو پیدل یا اونٹ گہوڑے پر ہون -

جواب - قرآن مجید مین اللہ تعالےٰ نے سفر اور مرض کی کوئی تخصیص نہین فرمائی - پہر انسان کو اختیار نہین کہ اللہ تعالےٰ کے کسی حکم عام کی تخصیص کرے -

(ب) اپنی طرف سے کوئی شریعت بنانا یہہ تو علامات دجال مین سے ہے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کریگا -

(ج) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین مطلق مسافر و مریض کے لئے فرمایا ہے

فمن کان منکم مریضا او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر + جو مریض یا سفر پر ہو وہ اتنے دن گنتی کے روزہ رکہدے سو اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مسافر اور مریض کو روزہ رکہنا ہی جائز نہین - کیونکہ یہ علام الغیوب یعلم السر واخفیٰ کا کلام ہے اور وہ جانتا تہا کہ ریل کا زمانہ بہی آنے والا ہے بلکہ علامات زمانہ مسیح مین ریل کی پیشگوئی بہی کردی تہی باوجود علم کے اوسنے کوئی قید نہین لگائی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مریض یا مسافر روزہ اثناء سفر و مرض مین رکہے تو پہر بہی اتنے دنون کے روزے رکہدے اور وہ روزے اسکے جرمانہ مین گئے -

حاجی حکیم فضل الدین از قادیان
۲۳- جنوری ۱۹۰۶ء

---

(۱)

وصیت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

منکہ نورالدین احمدی ولد میان اللہ بخش صاحب مرحوم - ساکن لاہور - حال کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی کا ہون - مین بقائمی ہوش وحواس وصیت کرتا ہون اور لکہے دیتا ہون کہ میری وفات کے بعد میری کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا نوان حصہ بغرض اشاعت اسلام کمیٹی متعلقہ بہشتی مقبرہ قادیان دارالامان کے حوالہ کردیا جائے - اور میرے کسی رشتہ دار یا غیر کو ہرگز ہرگز حق نہ ہوگا کہ میری اس وصیت کے خلاف کرے +

یہہ اسلئے لکہدیا جاتا ہے کہ سند رہے +

گواہ شد   العبد نورالدین احمدی
کلرک سالگرام کمپنی ڈلہوزی -   نورالدین احمدی کلرک ڈاکخانہ ڈلہوزی
۲۲- جنوری ۱۹۰۶ء   ۲۳- جنوری ۱۹۰۶ء

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بحضور امامنا و مرشدنا

السلوٰۃ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مین چاہتا ہون - کہ حسب الحکم آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وصیت لکھکر پیش کرون لہذا عرض ہے - کہ

(۱) میرے پاس قریبًا پانچ گہماؤن زمین ہے مین اسکا پانچوین حصہ کے حساب سے جو نہری زمین ہے جسکا نمبر خسرہ ۲۰۱۶ نمبر بندوبست ۱۶۷ رقبہ ۴ کنال - ۹ مرلے - دوسرا نمبر خسرہ ۱۰۱۹ نمبر بندوبست ۱۹۸ رقبہ ۲ کنال دیکر آج سے وقف کرتا ہون - یہہ زمین موضع اوجلہ تحصیل و ضلع گورداسپور مین واقع ہے -

(۲) مین اپنے مکان کو جو مینے یہان اگر مبلغ ایک صدر روپیہ کو خریدا تہا - آج سے وقف کرتا ہون - شرط یہ ہے کہ جبتک مین زندہ رہون - اسمین رہایش رکہون اور اس عرصہ کے لئے اسکی مرمت وغیرہ مین خود اپنے خرچ سے کرواتا رہونگا - اور ۴ ر ماہوار بطور کرایہ ارسال خدمت کرتا رہون گا -

(۳) میرے پاس اسوقت ۳۰۰ روپیہ ہین - انکا دسوان حصہ انشاء اللہ تعالےٰ یکم جنوری ۱۹۰۶ء کو پیش خدمت کرونگا -

(۴) میری تنخواہ مبلغ ۱۰ ہے - جسمین سے حسب دستور سابق مبلغ عہ ماہوار ارسال خدمت کرتا رہون گا -

حضور دعا فرماوین - کہ خدا تعالےٰ توفیق دے کہ مین اس عہد پر قایم رہ سکون -

عرضی

میان محمد حسن ملازم دفتر میگزین قادیان دارالامان

محمد حسن احمدی بقلم خود

۲۶ - ڈسمبر ۱۹۰۵ء

گواہ شد

بقلم خود عبد الرحیم سیکنڈ کلرک دفتر میگزین قادیان دارالامان

گواہ شد

الہ داد ہیڈ کلرک دفتر میگزین قادیان

وصیّت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین - والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد چونکہ زندگی کا کچھہ اعتبار نہین ہے - اسلئے مین مفصلہ ذیل وصیت لکھہ کر اپنے لواحقون کے حوالہ کرتا ہون - کہ میری موت کے بعد اس پر عمل درآمد کرین - اسکی نقل اخبار بدر اور الحکم مین بہی شایع کی جاوے -

اول - یہہ وصیت ہے - کہ میری موت کے بعد خمس یعنی پانچوان حصہ میرے تمام ترکہ کا سلسلہ عالیہ احمدیہ کو برائے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن شریف دیا جاوے -

دوم - میری میت کو ایک صندوق مین بند کرکے بمقام قادیان بخدمت حضرت اقدس علیہ السلام یا انکے جانشین کے - برائے دفن در قبرستان موسومہ بہ بہشتی مقبرہ پہونچایا جاوے + اگر میری میت پیشتر قبرستان کی تکمیل کے واقع ہو جاوے - تو میرے وارثون کو چاہئے کہ میری میت کو ایک صندوق مین امانت کرکے دفن کردیوین - اور جبوقت قادیان کا قبرستان تیار ہو جاوے - میرے صندوق کو قادیان مین پہونچایا جاوے -

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد جمال الدین ولد شیخ سلطان عافاہ اللہ وایدہ ساکن گوجرانوالہ ٹریفک کنٹرولر ملتان ڈسٹرکٹ ۱۴ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ سماج قادیان کے سالانہ جلسہ پر سرسری نظر

قادیان آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر کسیقدر ریمارک الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین کرچکا ہون - اور اب مجہے نہایت ہی مختصر طور پر دو تین امور کا ذکر کرنا ہے انمیں سے ایک تو پنڈت پورنانند صاحب اپدیشک آریہ پرتی ندہی کا لیکچر ہے جو انہون نے **سودیشی تحریک** کے متعلق دیا + قادیان کی آریہ سماج کے لئے فی الحقیقت سودیشی تحریک پر لیکچر دلوانے کیواسطے یہ عمدہ موقع تہا - دیہات کے سکہہ زمیندار بہی **جلسہ** مین آئے ہوئے تہے -

یہہ لوگ جس مذاق پر آتے ہین وہ تو پوشیدہ امر نہین تاہم ایک معقول حاضری مین پنڈت جی نے دیسی کہانڈ اور دوسری اشیاء کے استعمال کے لئے پرزور الفاظ مین لوگون کو توجہ دلائی - اور اسی ایک ذریعہ کو قوم اور ملک کے ادہار اور سدہار کا ذریعہ بتایا (چلو آریہ سماج کے دوسرے مقاصد سے چہٹی ہوئی - ایڈیٹر) بلکہ یہانتک بہی بیان کیا کہ اگر تم ایسا نکروگے تو نہین معلوم تم اور تمہارا ملک کس حد تک گر جائیگا - اور کہان جا گرے + اور کہا کہ دنون دن تمہاری ابتری اور غلامی کی یہی وجہ ہے - یہ لیکچر قادیان کی پبلک کے لئے بالکل نرالا تہا - اسلئے کہ سودیشی موومنٹ یہان اندر ہی اندر آریہ سماج کے چند ممبرون تک محدود تہی اور پہوڑے کی طرح پکتی تہی جو اس جلسہ پر نامور بنکر نکلی -

مجہے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے - کہ بعض لوگ جو گالیان دے کر اپنا دل ٹہنڈا کرنا جانتے ہین اور اسی کو اخبار نویسی کا فخر خیال کرتے ہین - (لعنت ہے ایسے طریق پر) وہ صاف گوئی سے بیزار ہوکر مجہے کوستے ہین - اور چاہتے ہین کہ کسی طرح انکو مخاطب کیا جاوے - وہ خوب یاد رکہین کہ مین انہین صرف اتنا ہی کہونگا -

ع - انچہ در گفتار فخر تست آن ننگ من ہست

اسلئے کچہہ ضرور نہین کہ ایسی بازاری تحریرون پر نوٹس لیا جاوے انکے نازبردار خود ہی انہین پڑھکر **انپر تہوک** دین گے - جبکہ معقولیت کو چہوڑ کر اس مین نری زبان درازی سے کام لیا گیا ہو -

مثلاً کہا جاتا ہے کہ آریہ ہندؤن کے دیگر متانت فرقون کی نسبت مسلمانون سے زیادہ پیار کرتے اور ان کو عزت کی نگاہ سے دیکہتے ہین - کیونکہ پورانک لوگ مسلمانون کے ساتہہ چہونا تک بہی پسند نہین کرتے اور آریہ انکو دیگر بہائی ہندؤن کی طرح چہاتی سے لگا لیتے ہین ؟ جس صورت مین ان دو تین سطرون مین قدیم اور صلح پسند ہندؤن کو جو آریہ سماج کے جد امجد ہین کوسا گیا ہے اور مسلمانون کا دشمن ظاہر کیا گیا ہے - تو مسلمان ایسے آریون سے کیا امید رکہہ سکتے ہین ؟ مینے نہین دیکہا کہ آریون نے کوئی عملی نمونہ مسلمانون کو **چہاتی سے لگانے کا** دکہایا ہو -

بات اصل مقصد سے دور چلی جاتی ہے مین قادیانی بازاری تحریرون کی کچہہ بہی پروا نہین کرتا اسلئے کہ مین جانتا ہون انکا دائرہ اثر کہانتک وسیع ہے اور وہ کس طرز اور طریق کی ہین - انکی شوخی اور بےباکی اپنا اثر دکہائے بغیر نرہے گی - خلاصہ یہ کہ پنڈت پورنانند جی نے سودیشی تحریک کی چنگاری قادیان کے جلسہ آریہ سماج مین تماشا دکہانیکے لئے چہوڑ دی -

انکے لیکچر کے ذکر کے بعد دوسرا قابل ذکر واقعہ **لڑکیون** کے بہجن اور ایک استری کا لیکچر ہے قادیان کی غالبًا ایک لڑکی نے دو باہر سے آئی ہوئی لڑکیون کے ساتہہ ملکر بہجن گائے - وید منتر سنائے جسپر **ایک روپیہ انعام** ملا - یہہ لڑکیان قادیان کے پتری پاٹ شالا کی کارگذاری اور تعلیم نسوان کے نمونے کے طور پر پیش ہوئی تہین - امرتسر سے آئی ہوئی ایک استری کا لیکچر واقعی عمدہ اور قابل تعریف تہا - اور مجہے امید ہے کہ قادیان کی پتری پاٹ شالہ سے بہی ایسی لڑکیان نکل سکین چنانچہ ایک لڑکی کے متعلق پنڈت سومراج نے بیان کیا تہا کہ وہ بہت اچہے بہجن بنا لیتی ہے گویا اس نے شاعرانہ طبیعت پائی ہے -

لڑکیون کے بہجنون کے بعد مشہور و معروف **سوامی** یوگندر پال صاحب کا لیکچر ہی کچہہ کم قابل ذکر نہین -

یوگندر پال جسقدر اسلام اور مسلمانون کے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے بزرگون پر حملہ کرنے کا عادی ہے وہ کوئی غیر معروف امر تو ہے ہی نہین - چنانچہ گذشتہ دو جلسون پر انکے لیکچر سننے والے جانتے ہین اور بار ہی آپکی یہ خوبیان طشت ازبام ہین - اس مرتبہ اگرچہ بڑی کوشش کی گئی کہ آپ کو ایسا موقع نہ ملا جاوے مگر جب موقع ملا تو آپ کے لیکچر کا یہی موضوع تہا کہ آپ نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ کل مذاہب وید سے نکالے گئے ہین - اسکے ضمن مین **اسلامی تعلیم** کو پیش کرتے ہوئے اپنی عادت کے موافق چٹکیان لیتے رہے - اور آخر انہین اپنا لیکچر بہت جلد ختم کرنا پڑا اسلئے کہ گالیون کے لئے موقع نہ تہا - اس کسر کو پورا کرنے کی انہون نے ہرچند کوشش کی مگر اس مرتبہ کامیاب نہوسکے پہر جلسہ کے بعد بہی ٹہیرے کہ شاید پہر موقع ملے مگر بدقسمتی سے نملا -

کوٹ ٹوڈرمل جاکر دل ٹہنڈا کرنا چاہا تہا مگر سنا گیا ہے کہ وہان سے بہی آپ خیروعافیت ہی سے تشریف لے آئے اور چلے گئے -

اس جلسہ کی خصوصیتون مین سے سوامی درشنانند جگراؤ کی بہی ہین جنہون نے ویدون کی فضیلت پر لیکچر دیا - اور فرمایا کہ ویدون کی عظمت کی اس سے بڑہ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ پہلے ہی منتر کے سات الفاظ مین پانچ **دو دیائین** رکہی گئی ہین - ان دو دیاؤن کی آپنے تصریح کی اگر مین تصریح کرون تو ناظرین ہنسنے لگین اسلئے مین ان لوگون کے لئے چہوڑ دیتا ہون جو وید دان ہین - وہ خود وہی تصریح شایع کردین -

درشنانند جی نے ایک نیا **گروکل** بدایون مین کہولا ہوا ہے - اور ایک اخبار **مباحثہ** جاری کیا ہوا ہے جسکی غرض مسلمانون اور عیسائیون سے مباحثہ کرنا ہے - ایسے لوگون کو بلانے کی غرض کیا ہوگی ؟ میری سمجہہ مین نہین آتی - کیونکہ احقاق حق ہو تو پانچ پانچ منٹ کی مذہبی قماربازی فائدہ نہین دکہ سکتی + **دہرم چرچا** کا بہی ذکر ہوجانا چاہئے - پہلے ہی پنڈت سومراج صاحب نے کہدیا تہا کہ پانچ پانچ منٹ سے زیادہ نہین بولنا ہوگا - اور احمدی آدہ گہنٹہ - دوسرے مسلمان پندرہ منٹ ہندو ۱۵ منٹ سکہہ + ۱۵ منٹ مین آریہ سماج سے فیصلہ کرلین - **کیا خوب!** یہہ زور صداقت اور پہر مسلمان روح مادہ کی قدامت کے بابر سوال نکرین ہندو مورتی پوجا اور شرادہ کے بابر نہ جاوین سکہون کے لئے تخصیص نہین - اسکا جو لطف سماجی صاحبان اٹہا سکتے ہین مجہے افسوس ہے کہ مین اس سے قاصر ہون -

بس جلسہ ختم ہوا - کہا جائیگا کہ مینے مفصل نہین لکہا - اسے آریہ کے لئے چہوڑ دیا ہے ہان اتنا بے شک قابل ذکر امر ہے کہ جب دہرم چرچا کا اعلان کیا گیا تو بیشک پنڈت سومراج صاحب نے کہدیا تہا کہ مسلمان کہین گے - ہم نے **نیوگ** کا مسئلہ کیون بحث کیلئے نہین رکہا ؟ ہم نیوگ

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد سہارگو کا بنایا ہؤا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی عمر ـ/ محصول ڈاک ۴/

جسکو کرکمیکل اگزامیز اور کمسٹری رائل ہکول لنڈن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر ارکریر صاحب یف - سی - یس - اے - آر - یس - یم نے جانچکر سرٹیفکٹ عطا فرمایا ہے

یہہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد - نفخ - کھٹی یا جلی ہوئی ڈکارون کا آنا - غذا کا پورے طور سے ہضم ہونا یا اس کیوجہ سے جو بیماریان مثل اسہال - پیچش - سوء ہضمی - بواسیر قبض وغیرہ کے ہوتے ہین ان سب شکایتون کو فوراً فائدہ کرتا ہے - استلائی کہانسی یا دمہ - جو غذا کی پورے طور پر ہضم نہ ہونے کی وجہ سے اکثر پیدا ہوجاتا ہے - گٹھیا زیادہ پیشاب - ریاحی درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کردیتا ہے - چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیون اور بیماریون کو دور کرکے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی مین اس کے استعمال سے بھوک بڑہتی ہے - اور غذا پورے طور سے ہضم ہوکر معمول سے زائد خون صالح پیدا ہوتا ہے -

ہزارون مین سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیزالدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ میںنے آپکے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا مہربانی فرماکر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیوپی ایبل روانہ فرمایئے -

جناب حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندھ سے تیرہ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کے نمک سلیمانی کا تجربہ بکثرت بندہ نے کیا ہے برابر ہر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے -

جناب مولوی عبدالعزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کہلچی پور متعلقہ ایجنسی بہوپال بتاریخ ۱۳ - نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہین کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھلایا چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہوگئین خداوندکریم آپ کو اجر خیر دے مین اسکی بہی تصدیق کرون گا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فربہی بدن و ہاضمہ کے لئے بہی اپنی آپ ہی نظیر ہے مہربانی فرماکر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیوپی ایبل بہیجکر ممنون فرمایئے -

ملنے کا پتہ ڈاکٹر نونہال سنگہ سہارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابین

شادی خانہ آبادی - ۳۰ - مہینے مین ہزار کتابین ختم ہوئین یہ دوسرا ایڈیشن ہے - قیمت ار انیس خلوت (عورتون کو کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جاوے) ار - دوستی ار - راستی تعصب ار پانی (استعمال کا طریقہ اور اوسکی شناخت) ار - قرض ار - شراب خانہ خراب ار - عیاشی (کس طرح بند ہوسکتی ہے) قیمت ار - نوکری اور اوسکا فرض ار - مان باپ کا استاد - ار وقت اور محنت - ار - علاج الطاعون (مفصل حالات ۲۸ - باب مین درج ہین) ۲/ گفتگو ۲۰ طریقون سے مختلف لوگون سے بات کرنیکا بیان - ۲/ معلم نوعمر لوگون کے لئے مفید نصیحتین اور ہر معمولی کام کرنیکا اچھا طریقہ - ۲/ - مقدمہ بازی ار - خانہ داری ار - گلزار حقیقت -

ملنے کا پتہ

منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گہاٹ شہر بنارس

مفت — ۵۰ ہزار پڑیہ بطور نمونہ مفت — مفت

اگر آپ ہمارے سرمہ کو تحقیق کرنا چاہتے ہین تو سرمہ نور کی مہر سے اقتباس کی ٹریڈ مارک ہوگا تو وہ اصلی سمجھنی چاہئیے

سرمہ نور

نمونہ کی تعداد جو پانچ ہزار سے بڑہکر پچاس ہزار پڑیہ کردی گئی ہے - ہر کالکٹ آنے پر روانہ ہوگی - یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہورہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ مین اسکے خریدار موجود ہین سیکڑون سارٹیفکیٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹرون اور حکیمون اور رئیسون اور عہدہ دارون کے موجود ہین جنکے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے - مفید ہونیکا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا - یکم دسمبر سے صرف ۱۵ - دسمبر تک ۲۳ ہزار پڑیہ نمونہ کی لوگون نے منگوائین - اسپر تجربہ کے بعد ۷ فیصدی کی فرمایشات آچکی ہین اور یہ بہی ظاہر کردینا ضروری ہے - کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہین کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے - آنکہہ کا کوئی مرض ایسا نہین جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو - ہر مرض مین بے حد مفید ثابت ہوا ہے - ابتدائی نزول ماء مین اگر کسی سرمہ نے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے - ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطباء اس امر پر متفق ہوگئے ہین کہ نزول ماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہین - جالا - پہولا - دہند - غبار - سبل - سپائی جانا - پڑبال - خارش - موتیا بند ابتدائی بسرخی ناخنہ وغیرہ کو چند ہی روز کے استعمال سے کہوتا ہے بصارت بڑہاتا ہے - عام طور پر اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہین رہتی اور حالت مرض مین لگائیے تو ازالہ مرض کے لئے اکسیر ہے ایک تولہ سرمہ سال بہر سے زائد کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک مین ایجنٹون کی ضرورت ہے تاجرون اور دوافروشون اور ڈاکٹرون کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جائینگے - دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا ضروری ہے - فرمایشات ویلیوپی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا - محصول وغیرہ ذمہ خریدار - بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ - سرمہ [illegible]

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہمنے سوتی سنگی اور شروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی تیاری کا بہی انتظام کیا ہے - جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے اور خوش وضعی مین یہان کے چابک دست کاریگرون نے یہ کمال دکہلایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہین اور پائیداری مین تو ریشمی کی کوئی حقیقت ہی نہین ایک دفعہ منگوا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت فی تہان قسم اول طول ۱۴ گز - ۱۸ گرہ عرض ۱۴ گرہ عہ - قیمت فی تہان قسم دوم طول ۱۴ گز - ۲۰ گرہ عرض ۱۸ گرہ عہ -

جملہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکہنؤ ہونی چاہئے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

احمدی سپورٹس یا احمدی سامان ورزش

السلام علیکم - آپکے احمدی کارخانہ مین ہر قسم کا سامان ورزش اعلے قسم کا تیار ہوتا ہے انگریزی اشیاء بہی موجود ہین گو پہلے آپ کو معلوم نہین تہا مگر اب آپکو کہین جانے اور تکلیف کرنے کی ضرورت نہین ہم ڈنکے کی چوٹ باواز بلند خدا کو حاضر کرکے کہتے ہین کہ ہمسے ارزان اور بہتر عمدہ مال کہین نہین ملیگا - صفائی معاملہ اور ایمانداری کیواسطے اس کارخانہ کا نام کافی ہے - اور بس - ایک دفعہ ضرور آزمائش ہو -

مختصر فہرست اشیاء حسب ذیل ہے لسٹ درخواست پر مل سکتی ہے

کرکٹ بیٹ		فٹ بال عرہ مکمل سے		دوم درجہ	بلے	ٹینس سفید لکڑی	عہ
کین ہینڈل معہ ربڑ عہ - عہ		" ۴/	للعہ	سوم "	عبہ	" پیلا	عمہ
کارک " ایک ربڑ	ملے	" ۳/	ہے	بال درجہ اول فی درجن	عہ	بیڈمنٹن سفید "	عصہ
صرف ایک ربڑ	معہ	ٹاک آنکہین چمڑے والی	للعہ	دوم	بیچے لعہ	" پیلے "	۸/
درجہ دوم	سے	" گورہ والی	ہے	پریکٹس	معہ	شٹل کارک	عبہ
" سوم	للعہ	" مادہ اول	عبہ	لیگ گارڈ چمڑہ	عہ	دوم درجہ	عبہ
وکٹ پریکٹس	ہے	" درجہ دوم فتیہ	عمہ	" زین	للعہ	ولن بال فی درجن	للعہ

نوٹ :- احمدی بہائیون سے ہر قیمت پر ۵ فیصدی کمیشن غیر احمدی کو ۱۲ فیصدی کمیشن - سوائے کرکٹ بال ولایتی چیزون پر ۶ فیصدی کمیشن

پتہ خوشخط مال وی پی - منیجر ایم خدا بخش اینڈ کو احمدی سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ

(انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر و مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا)

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اسکے بعد ایک اور صفت متقین کی بیان کی یعنے وہ والذین یؤمنون بما انزل الیک کے موافق ایمان لاتے ہیں اور ایسا ہی جو کچھہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اللہ تعالےٰ نے نازل فرمایا اسپر بہی ایمان رکہتے ہیں۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ اگر اتنا ہی ایمان ہے تو پہر ہدایت کیا ہے؟ وہ ہدایت یہہ ہے کہ ایسا انسان خود اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اسپر وحی اور الہام کا دروازہ کہولا جاتا ہے۔ اور وہ وحی الٰہی اسپر بہی اترتی ہے جس سے اس کا ایمان ترقی کر کے کامل یقین اور معرفت کے درجہ تک پہونچ جاتا ہے۔ اور وہ اس ترقی کو پالیتا ہے جو ہدایت کا اصل مقصود تہا۔ اسپر وہ انعام واکرام ہونے لگتے ہیں۔ جو مکالمہ الٰہیہ سے ملتے ہیں۔ یہہ یاد رکہو کہ اللہ تعالےٰ نے وحی اور الہام کے دروازہ کو بند نہیں کیا جو لوگ اس امت کو الہام ووحی کے انعامات سے بے بہرہ ٹہیراتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں اور قرآن شریف کے اصل مقصد کو انہوں نے سمجہا ہی نہیں۔ انکے نزدیک یہہ امت وحشیوں کی طرح ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاثیرات اور برکات کا معاذ اللہ خاتمہ ہو چکا اور وہ خدا جو ہمیشہ سے متکلم خدا رہا ہے۔ اب اس زمانہ میں آکر خاموش ہو گیا۔ وہ نہیں جانتے کہ اگر مکالمہ مخاطبہ نہیں تو ھدی للمتقین کا مطلب ہی کیا ہوا۔ بغیر مکالمہ مخاطبہ کے تو اسکی ہستی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی؟

اور پہر قرآن شریف میں یہ کیوں کہا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا یعنے جن لوگوں نے اپنے قول اور فعل سے بتا دیا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پہر انہوں نے استقامت دکہائی اُنپر فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ فرشتوں کا نزول ہو اور مخاطبہ نہو۔ نہیں بلکہ وہ انہیں بشارتیں دیتے ہیں۔ یہی تو اسلام کی خوبی اور کمال ہے جو دوسرے مذاہب کو حاصل نہیں ہے۔

استقامت بہت مشکل چیز ہے۔ یعنے خواہ انپر زلزلے آئیں فتنے آئیں وہ ہر قسم کی مصیبت اور دکہہ میں ڈالے جاویں مگر ان کی استقامت میں فرق نہیں آتا۔ انکا اخلاص اور وفاداری پہلے سے زیادہ ہوتی ہے ایسے لوگ اس قابل ہوتے ہیں کہ انپر خدا کے فرشتے اتریں اور انہیں بشارت دیں **کہ تم کوئی غم نہ کرو**۔ یہہ یقیناً یاد رکہو کہ **وحی اور الہام** کے سلسلہ کے متعلق خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں اکثر جگہ وعدے کئے ہیں اور یہ اسلام ہی سے مخصوص ہے۔ ورنہ عیسائیوں کے ہاں بہی مہر لگ چکی ہے وہ اب کوئی شخص ایسا نہیں بتا سکتے جو اللہ تعالیٰ کے مخاطبہ مکالمہ سے مشرف ہو۔ اور ویدوں پر تو پہلے ہی سے مہر لگی ہوئی ہے انکا تو مذہب ہی یہی ہے۔ کہ ویدوں کے الہام کے بعد پہر ہمیشہ کیلئے یہہ سلسلہ بند ہو گیا گویا خدا پہلے کبہی بولا تہا مگر اب وہ گونگا ہے میں کہتا ہوں کہ اگر وہ اسوقت کلام نہیں کرتا اور کوئی اسکے اس فیض سے بہرہ ور نہیں تو اسکا کیا ثبوت ہے کہ وہ پہلے بولتا تہا اور یا اب وہ سنتا اور دیکہتا بہی ہے۔؟ مجہے افسوس ہوتا ہے جب میں مسلمانوں کے منہ سے اس قسم کے الفاظ نکلتے سنتا ہوں۔ کہ اب مخاطبہ مکالمہ کی نعمت کسی کو نہیں مل سکتی یہہ کیوں عیسائیوں یا آریوں کی طرح مہر لگاتے ہیں۔ اگر اسلام میں یہہ کمال اور خوبی نہو تو پہر دوسرے مذاہب پر اسے کیا فخر اور امتیاز حاصل ہوگا۔

نری توحید سے تو نہیں ہو سکتا کیونکہ برہمو بہی تو ایک ہی خدا کو مانتا ہے وہ بہی صدقہ دیتا ہے خدا کو اپنے طور پر یاد بہی کرتا ہے اور یہی اخلاقی صفات اسمیں پائے جاتے ہیں تو پہر ایک مسلمان میں اور اس برہمو میں کیا فرق ہوا؟ یہہ امور تو نقل سے بہی ہو سکتے ہیں۔ اسکا کیا جواب ہے؟

کچہہ بہی نہیں بجز اسکے کہ اسلام کا روشن چہرہ ان **امتیازی نشانوں** کے ذریعہ دکہایا جاوے جو خدا تعالےٰ کے مکالمہ کے ذریعہ ملتے ہیں۔ یقیناً سمجہو کہ اصل فیض جو آسمان سے آتا ہے اسکی کوئی چوری اور نقل نہیں کر سکتا اگر اسلام میں مکالمہ مخاطبہ اور تفضلات نہوتے۔ تو اسلام کچہہ بہی چیز نہوتا! اسکا یہی تو فخر ہے کہ وہ ایک سچے مسلمان کو ان انعامات واکرام کا وارث بنا دیتا ہے اور وہ فی الحقیقت

خدا نما مذہب ہے

اسی دنیا میں اللہ تعالےٰ کو دکہا دیتا ہے اور یہی غرض ہے اسلام کی کیونکہ اسی ایک ذریعہ سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت وارد ہو کر اسے پاک صاف بنا دیتی ہے اور حقیقی نجات کا دروازہ اسپر کہلتا ہے۔ کیونکہ جب تک خدا تعالےٰ پر کامل یقین نہو گناہ سے کبہی نجات مل سکتی ہی نہیں۔ جیسے یہہ ایک ظاہر امر ہے کہ جب انسان کو یقین ہو کہ فلان جگہ سانپ ہے تو وہ ہرگز ہرگز اس جگہ داخل نہو گا۔ یا زہر کے کہانے سے مرجانے کا یقین زہر کے کہانے سے بچاتا ہے۔ پہر اگر خدا تعالےٰ پر پورا پورا یقین ہو کہ وہ سمیع اور بصیر ہے اور ہمارے افعال کی جزا دیتا ہے اور **گناہ** سے اسے سخت نفرت ہے تو اس یقین کو رکہہ کر انسان کیسے جرأت کر سکتا ہے سچی بات یہہ ہے کہ

اسلام کی روح اور اصل حقیقت تو یہی ہے،

کہ اللہ تعالےٰ سے مکالمہ اور مخاطبہ کا شرف وہ انسان کو عطا کرتا ہے خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ آسمان سے انعام واکرام ملتے ہیں۔ جب انسان اس مرتبہ اور مقام پر پہونچ جاتا ہے تو اس کی نسبت کہا جاتا ہے اولٰئک علٰی ھدی من ربھم واولٰئک ھم المفلحون۔ یعنے یہی وہ لوگ ہیں جو کامل ترقی پاکر اپنے رب کیطرف سے ہدایت یافتہ ہیں اور یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے نجات پائی ہے۔

غرض جماعت سے خطاب

جبکہ یہ حالت ہے اور اسلام کے دنیا میں آنے کی یہ غرض اور غایت ہے اور نجات کی حقیقت بغیر اسکے متحقق نہیں ہوتی تو ہماری جماعت کو کسقدر فکر کرنا چاہئیے کہ وہ ان باتوں کو جب تک حاصل نکرلیں اسوقت تک بے فکر اور مطمئن نہو جاویں۔ میں جانتا ہوں کہ ہماری جماعت ایک درخت کی طرح ہے وہ اصلی **پہل** جو شیرین ہوتا اور لذت بخشتا ہے نہیں آیا۔ جیسے درخت کو پہلے پہول اور پتے نکلتے ہیں پہر اس کو پہل لگتا ہے جو سبز وپہل کہلاتا ہے وہ گر جاتا ہے پہر ایک اور پہل آتا ہے اس میں سے کچہہ جانور کہا جاتے ہیں اور کچہہ تیز آندھیوں سے گر جاتے ہیں۔ آخر جو بچ رہتے ہیں اور آخر تک پک کر کہانے کے قابل ہوتے ہیں وہ تہوڑے ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے میں دیکہتا ہوں کہ یہہ جماعت تو ابہی بہت ہی ابتدائی حالت میں ہے۔ اور پتے بہی نہیں نکلے چہ جائیکہ ہم آج ہی پہل کہائیں ابہی تو سبزہ ہی نکلا ہے جسکو ایک کتا بہی پامال کر سکتا ہے ایسی حالت میں حفاظت کی کسقدر ضرورت ہے۔ پس تم استقامت اور اپنے نمونے سے اس درخت کی حفاظت کرو۔ کیونکہ تم میں سے ہر ایک اس درخت کی شاخ ہے۔ اور وہ درخت **اسلام کا شجر ہے** یہی وجہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس شجر کی حفاظت کی جاوے۔

"**اسلام** کی حفاظت اور سچائی کے ظاہر کرنے کے لئے سب سے اوّل تو وہ پہلو ہے کہ تم سچے مسلمانوں کا نمونہ بنکر دکہاؤ اور دوسرا پہلو یہہ ہے کہ اسکی خوبیوں اور کمالات کو دنیا میں پہیلاؤ اس پہلو میں **مالی ضرورتوں** اور **امداد** کی حاجت ہے۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ سے چلا آیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بہی ایسی ضرورتیں پیش آئی تہیں اور صحابہ کی یہ حالت تہی کہ ایسے وقتوں پر بعض انمیں سے اپنا سارا ہی مال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیدیتے اور بعض نے آدہا دیدیا اور اسی طرح جہانتک کسی سے ہو سکتا فرق نکرتا مجہے افسوس سے ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنے ہاتہہ میں بجز خشک باتوں کے اور کچہہ بہی نہیں رکہتے اور جنہیں نفسانیت اور خود غرضی سے کوئی نجات نہیں ملی اور حقیقی خدا کا چہرہ انپر ظاہر نہیں ہوا۔ وہ اپنے مذاہب کی اشاعت کی خاطر ہزاروں لاکہوں روپیہ دیدیتے ہیں اور بعض اپنی زندگیاں وقف کر دیتے ہیں۔ عیسائیوں میں دیکہا ہے کہ بعض عورتوں نے دس دس لاکہہ کی وصیت کر دی ہے پہر مسلمانوں کے لئے کسقدر شرم کی بات ہے کہ وہ اسلام کے لئے کچہہ بہی کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے کہ وہ اسلام کے روشن چہرہ پر سے وہ حجاب جو پڑا ہوا ہے دور کر دے اور اسی غرض کے لئے اسنے مجہے بہیجا ہے۔

یقیناً یاد رکہو کہ خدا ہے اور مر کر اسکے حضور ہی جانا ہے کون کہہ سکتا ہے کہ سال آیندہ کے انہیں دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا۔ اور کون آگے چلا جائیگا۔ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے پہر کسقدر بد قسمتی ہوگی اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکہتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں۔ اسلام تو ضرور پہیلے گا اور وہ غالب آئیگا کیونکہ خدا تعالےٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہونگے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصہ لینگے یہہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اسنے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہہ زندگی جسپر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی خوشی کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی دنیا اور اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اسکی طیاری بہی یہاں ہی ہوتی ہے۔

عرصہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے مجہہ پر ظاہر کیا تہا کہ ایک **بہشتی مقبرہ** ہوگا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہونگے جو اللہ تعالےٰ کے علم وارادہ میں جنتی ہیں پہر اس کے متعلق الہام ہوا انزل فیھا کل رحمۃ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو کیا عمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے۔ یہہ صدی جسکے سہ سال

گذر نے کو ہین گذر جائیگی اور اسکے آخر تک موجودہ نسل مین سے کوئی نہ رہیگا اور اگر نکما ہو کر رہا تو کیا فائدہ! اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم **اپنا صدق** پہلے **بہیجو** یہہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے۔ جب تک اللہ تعالے کی راہ مین کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہین دکھاتا لاف زنی سے کچہہ بن نہین سکتا۔ "**الوصیتہ**" اشتہار مین جو مینے حصہ جائداد کی اشاعت اسلام کے لئے وصیت کرنے کی قید لگائی ہے۔ مینے دیکہا کہ کل بعض نے پی کی کردی ہے یہہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہین کہلا سکتا۔

تم اسبات کو کبھی مت بہولو کہ خدا تعالے کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہین سکتے چہ جائیکہ موت سر پر ہو۔ طاعون کا موسم پہر آرہا ہے۔ زلزلہ کا خوف الگ دامن گیر ہے وہ تو بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن مین سمجہتا ہے **امن** مین تو وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالے کا سچا فرمانبردار اور اسکی رضا کا جویان ہے۔ ایسی حالت مین بے بنیاد زندگی کے ساتہہ دل لگانا کیا فائدہ؟ دوسری طرف اسلام سخت اور خطرناک ضعف کیحالت مین ہے اسپر یہی آفت اور مصیبت نہین کہ باہر والے اسپر حملے کر رہے ہین اگرچہ یہہ بالکل صحیح ہے کہ مخالف سب کے سب ملکر ایک ہی کمان سے تیر مار رہے ہین اور جہانتک ان سے ہو سکتا ہے وہ اسکے مٹا دینے کی سعی اور فکر کرتے ہین لیکن اس مصیبت کے علاوہ بڑی بہاری مصیبت یہ ہے کہ اندرونی غلطیون نے اسلام کے **درخشان چہرہ** پر ایک نہایت ہی تاریک حجاب ڈالدیا ہے اور سب سے بڑی آفت یہ ہے کہ اسمین **روحانیت نہین** رہی۔ اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان لوگون مین جو مسلمان کہلاتے ہین اور اسلام کے مدعی ہین **روحانیت** موجود نہین ہے اور اسپر دوسری بدقسمتی یہہ کہ وہ انکار کر بیٹہے ہین کہ اب کوئی ہو ہی نہین سکتا جس سے خدا تعالے کا مکالمہ مخاطبہ ہو اور وہ خدا تعالے پر زندہ اور تازہ یقین پیدا کر سکے۔

ایسی حالت اور صورت مین اسنے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کے چہرہ پر سے وہ تاریک حجاب اٹہا دے۔ اور اسکی روشنی سے دلون کو منور کرے۔ اور ان بیجا اتہامات اور حملون سے جو تشدد مخالف اسپر لگاتے اور کرتے ہین اسکو محفوظ کیا جاوے اسی غرض سے یہ سلسلہ اللہ تعالے نے قایم کیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ مسلمان اپنا نمونہ دکہاوین یہی وجہ ہے جو مینے پسند کیا ہے کہ ایسے لوگ جو اشاعت اسلام کا جوش دل مین رکہتے ہین اور جو اپنے صدق و اخلاص کا نمونہ دکہا کر فوت ہون۔ اور اس مقبرہ مین دفن ہون انکی قبرون پر ایک کتبہ لگا دیا جاوے جسمین اسکے مختصر سوانح ہون اور اس اخلاص و وفا کا بہی کچہہ ذکر ہو جو اسنے اپنی زندگی مین دکہایا تا جو لوگ اس قبرستان مین آوین اور ان کتبون کو پڑہین انپر ایک اثر ہو۔ اور مخالف قومون پر بہی ایسے صادقون اور راستبازون کے نمونے دیکہہ کر ایک خاص اثر پیدا ہو۔ اگر یہہ بہی اسیقدر کرتے ہین جسقدر مخالف قومین کر رہی ہین اور وہ لوگ کر رہے ہین جنکے پاس **حق** **درحقیقت** نہین تو انہون نے کیا کیا۔ پہر انہین تو ایسی حالت مین شرمندہ ہونا چاہئے۔

لعنت ہے ایسے بیعت مین داخل ہونے پر جو کافر جتنی بہی غیرت نہ رکہتا ہو۔

اسلام اسوقت **یتیم** ہو گیا ہے اور کوئی اس کا سرپرست نہین۔ اور خدا تعالے نے اس جماعت کو اختیار کیا اور پسند فرمایا کہ وہ اسکی سرپرست ہو اور وہ ہر طرح سے ثابت کرے دکہائے کہ اسلام کی سچی غمگسار اور ہمدرد ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ یہی قوم ہوگی جو بعد مین آنیوالون کے لئے نمونہ ٹہیرگی اسکے ثمرات برکات آنیوالون کے لئے ہونگے اور زمانہ پہ محیط ہو جائینگے۔ مین سچ کہتا ہون کہ یہ جماعت بڑہیگی لیکن وہ لوگ جو بعد مین آئینگے وہ ان مراتب اور مدارج کو نہ پائینگے جو اسوقت والون کو ملینگے خدا تعالی نے ایسا ہی ارادہ فرمایا کہ وہ اس جماعت کو بڑہائے اور وہ اسلام اور توحید کی اشاعت کا باعث بنے۔ مدرسہ کی سلسلہ جنبانی کی بہی اگر کوئی غرض ہے تو یہی ہے اسی لئے مینے کہا تہا کہ اسکے متعلق غور کیا جاوے کہ یہ مدرسہ اشاعت اسلام کا ایک ذریعہ بنے اور اس سے ایسے عالم اور زندگی وقف کرنیوالے لڑکے نکلین جو دنیا کی نوکریون اور مقاصد کو چہوڑ کر **خدمت دین** کو اختیار کرین۔

ایسا ہی اس قبرستان کو ذریعہ بہی اشاعت اسلام کا ایک مستقل انتظام سوچا گیا ہے۔ مدرسہ کے متعلق میری روح ابہی فیصلہ نہین کر سکی کہ کیا راہ اختیار کیا جاوے ایک طرف ضرورت ہے ایسے لوگونکی جو عربی اور دینیات مین توغل رکہتے ہون اور دوسری طرف ایسے لوگون کی بہی ضرورت ہے جو آجکل کے طرز مناظرات مین پکے ہین۔ علوم جدیدہ سے بہی واقف ہون کسی مجلس مین کوئی سوال پیش آجاوے تو جواب دیسکین اور کبھی ضرورت کے وقت عیسائیون سے یا کسی اور مذہب والون سے انہین اسلام کی طرف سے مناظرہ کرنا پڑے تو ہتک کا باعث نہون بلکہ وہ اسلام کی خوبیون اور کمالات کو پرزور اور پرشوکت الفاظ مین ظاہر کر سکین۔ میرے پاس اکثر ایسے خطوط آئے ہین جنمین ظاہر کیا گیا تہا کہ آریون سے گفتگو ہوئی یا عیسائیون نے اعتراض کیا اور ہم جواب نہین دیسکے۔ ایسے لوگ اسلام کی ہتک اور بے عزتی کا موجب ہو جاتے ہین۔ اسی مانہ مین اسلام پر ہر رنگ اور ہر قسم کے اعتراض کئے جاتے ہین۔ مینے ایک مرتبہ اس قسم کے اعتراضون کا اندازہ کیا تہا تو مینے دیکہا کہ اسلام پر **تین ہزار** اعتراض مخالفونکی طرف سے ہوا ہے۔

پس کسقدر ضروری امر ہے کہ ایک جماعت ایسے لوگون کی ہو جو ان تمام اعتراضات کا بخوبی جواب دے سکے۔ آجکل کے مناظرون اور مباحثون کیحالت اور بہی بری ہو گئی ہے اصول کو چہوڑ کر فروع مین جہگڑتے ہین حالانکہ اصل کو کبھی ہاتہہ سے نہین دینا چاہئے کہ جب کسی سے گفتگو ہو تو وہ ہمیشہ اصول ہی مین محدود ہو۔ لیکن یاوہ گو اس طریق کو پسند نہین کرتے وہ جہانتک ان سے ہو سکتا ہے اس سے نکلتے ہین اور فروعات مین آکر الجہہ جاتے ہین ایسے لوگ اس امر کی بہی پابندی نہین کرتے کہ پہلے اپنے گہر کو دیکہہ لین کہ دوسرے مذہب پر جو اعتراض کرتا ہون تو وہ میرے گہر مین تو کسی تعلیم پر وارد نہین ہوتا بلکہ ان کی غرض محض اعتراض کرنا ہوتا ہے۔ **حق** کو لینا نہین ہوتا۔

ایک آریہ پر اگر **نیوگ** کا اعتراض کرو۔ تو وہ قبل اسکے کہ **نیوگ** کی حقیقت اور خوبی بیان کرے بلا سوچے سمجھے جہٹ اعتراض کر دیگا کہ تم مین **متعہ** ہے۔ حالانکہ اول تو متعہ ہے ہی نہین اور علاوہ برین متعہ کی حقیقت تو اتنی ہے کہ وہ میعادی طلاق ہے۔ طلاق کو نیوگ سے کیا نسبت اور کیا تعلق۔ جو شخص محض حصول اولاد کیلئے اپنی بیوی کو دوسرے سے ہم بستر کرواتا ہے وہ طلاق پر اعتراض کرے تو تعجب نہین تو کیا ہے؟

غرض اعتراض کرنیوالون کی یہہ حالت ہے اور نہایت شوخی اور بیباکی کے ساتہہ یہہ سلسلہ جاری ہے مین جب اسلام کی حالت کو مشاہدہ کرتا ہون تو **میرے دل پہ چوٹ لگتی ہے**۔ اور دل چاہتا ہے کہ ایسے لوگ میری زندگی مین طیار ہو جاوین جو اسلام کی خدمت کر سکین۔ ہم تو پا بگور ہین اور اگر وہ طیار نہ ہون تو پہر مشکل پیش آتی ہے۔ میرا مدعا اسقدر ہے کہ آپ لوگ تدبیر کرین۔ خواہ کسی پہلو پر صاد کیا جاوے مگر یہ ہو کہ چند سال مین ایسے نوجوان نکل آوین جن مین علمی قابلیت ہو اور وہ غیر زبان کی واقفیت بہی رکہتے ہون اور پورے طور پر تقریر کرکے اسلام کی خوبیان دوسرون کے ذہن نشین کر سکین۔ میرے نزدیک غیر زبانون سے اتنی ہی مراد نہین کہ صرف انگریزی پڑہلین نہین اور زبانین بہی پڑہین اور **سنسکرت** بہی پڑہین تاکہ ویدون کو پڑہ کر ان کی **اصلیت** ظاہر کر سکین۔ اسوقت تک وید گویا مخفی پڑے ہوئے ہین کوئی انکا مستند ترجمہ نہین اگر کوئی کمیٹی ترجمہ کرکے صاد کر دے تو حقیقت معلوم ہو جاوے۔

اصل بات یہ ہے کہ مین چاہتا ہون کہ اسلام کو ان لوگون اور قومون مین پہونچایا جاوے جو اس سے محض ناواقف ہین اور اسکے لئے یہ ضروری ہے کہ جن قومون مین تم اسے پہونچانا چاہو انکی زبانون کی پوری واقفیت ہو۔ انکی زبانون کی واقفیت نہو۔ اور انکی کتابون کو پڑہ نہ لیا جاوے تو مخالف پورے طور پر عاجز نہین ہو سکتا۔ مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم نے **تحفۃ الہند** نام ایک کتاب لکہی۔ اندر من نے اس کا جواب دیا اور بڑی گالیان دین + اسلام پر اعتراض کر دیئے۔ اگرچہ اسکی بعض کتابین جلا دیگئی تہین۔ مگر انہین اعتراضون کو لیکر پنڈت دیانند صاحب نے پیش کر دیا۔ اگر مولوی عبید اللہ صاحب نے وید پڑہے ہوتے تو وہ ویدون سے انکا جواب دیتے۔ غرض زبان کا سیکہنا ضروری ہے۔

(باقی آئندہ)

دارالامان کا ہفتہ

۱- اعلیحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صحت الحمد للہ اچہی ہے آپ نے ارادہ فرمایا ہے کہ براہین احمدیہ جلد پنجم اور نزول المسیح کو پورا کر دیا جاوے۔ اللہ تعالے کے فضل و کرم سے امید ہے کہ یہ کام جلد شروع ہو جائیگا۔

۲- بزرگان ملت کی صحت تسلی بخش اور رب العزت کی حمد و ستایش کا موجب ہو رہی ہے۔

۳- حضرت حکیم الامتہ نے قوم مین علوم عربیہ اور **دینیات** کی تعلیم کو عام اور سہل کرنے کیلئے ایک سلسلہ تالیفات کا شروع فرمایا ہے جسمین سے پہلا رسالہ **ایڈیٹر الحکم** کو چہاپنے کے لئے دیدیا ہے۔ جو امید ہے انشاء اللہ العزیز جلد شایع ہو سکے گا۔

۴- ہفتہ زیر اشاعت مین آسمان ابر آلود رہا۔ کسی قدر ترشح بہی ۲۷ جنوری کو ہوا۔ نرخ غلہ گران ہو گیا ہے۔ اسوجہ سے **لنگر خانہ** کی ضروریات اور اخراجات پر قوم کی توجہ زیادہ بکار ہے۔

۵- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وکیل خواجہ کمال الدین صاحب جو چیف کورٹ پنجاب لاہور مین کام کرتے ہین بٹالہ ایک مقدمہ کی پیروی کے لئے آئے تہے وہان سے قادیان آگئے۔ الوصیتہ کے ماتحت کمیٹیون کے قواعد طیار کر رہے ہین۔

۶- مدرسہ تعلیم الاسلام کا سالانہ معائنہ انسپکٹر صاحب ۱۴ و ۱۵ - فروری ۱۹۰۶ء کو کرینگے۔

تازہ الہامات و رؤیا

۲۵ - جنوری ۱۹۰۶ء - ۱- تاتی السماء بدخان مبین۔

۲- یوم تاتی السماء بدخان مبین۔

۲۶ - جنوری ۱۹۰۶ء - سفینۃ و سکینۃ۔

۲۷ - جنوری ۱۹۰۶ء - رؤیا مین سنا کہ کوئی شخص انگریزی زبان مین پرزور اور پرجوش الفاظ مین تقریر کر رہا ہے۔ اسکی تقریر مین سے یہہ الفاظ سنے

a word and two girls

اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز

پہر مینے دیکہا تو وہ مولوی محمد علی صاحب تہے وہ تقریر بالکل ایسی تہی جیسے کوئی انگریز اہل زبان بولتا تہا یہی الفاظ پہر بطور الہام نازل ہوئے۔

a word and two girls

انکی زبانونکی واقفیت سے یہی فائدہ ہوگا کہ انکی مذہبی کتابون کی حقیقت ظاہر کہل جاویگی۔ جب تک۔

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ) کی علالت حسن خاتمہ - اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کیلئے مفید سبق

(قلم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

سلسلے کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۴۵ - جلد ۹ مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء

مولوی صاحب کی علالت

مین قادیان مین - ۲۲ - اگست ۱۹۰۵ء کو پہنچا - اسوقت تین چار روز سے ایک پہنسی جو مٹر کے دانہ کے برابر تہی - مولوی صاحب مرحوم کی پشت پر دونو شانوں کی ہڈیوں کے درمیان گردن کے قریب ۲ - انچ نیچے جلد پر نمودار تہی - اسوقت اہمین کاربنکل کے علامات پورے پورے نہ پائے جاتے تہے - مگر سہ چار روز کے بعد پورا کاربنکل بن گیا - چنانچہ اسکو چیر دیا گیا - مگر یہ کبہی اوپر کو بڑہتا تہا کبہی نیچے کو کبہی دائین کبہی بائین - غرضیکہ جسطرف بڑہتا اوسی طرف چیر دیا جاتا - یہان تک کہ اس ایک کاربنکل کو سات دفعہ چیرنا پڑا ایک دفعہ کلوروفارم سنگہا کر - اور چہہ دفعہ بغیر کلوروفارم کے - اور یہ نہین کہ چیرنا کافی طور پر دیا جاتا تہا - یا علاج مین کسی قسم کی کمی تہی مگر ذیابیطس کا غلبہ زور سے تہا - اس لئے کاربنکل بڑہتا گیا - یہانتک کہ گردن کی پچہلی طرف سب کی سب جگہ مرگ گئی - اور سر کے بالون کے اندر بہی سوجن چلی گئی - اور گردن کے اطراف مین بہی قریب ڈیڑھ ڈیڑھ انچ سوجن آگے کو بڑہ گئی - اس کاربنکل کے علاوہ اور چار کاربنکل نمودار ہوئے - دو پشت پر - ایک دائین شانہ پر - ایک دائین زانو سے اوپر - اسکے علاوہ ۷ پہوڑے جسم کے مختلف مقامات بازو و ٹانگون پر تہے - اصل تکلیف کا موجب مولوی صاحب کے لئے پہلا کاربنکل تہا جو ایک پہنسی سے اسقدر بڑہا - کہ دونو شانون کے درمیانی حصہ کمر کو اور گردن کو اس نے روک لیا اور چیرا جو دیا گیا - تقریبًا ۸ - انچ طول مین اور ۶ - انچ عرض تہا - اور قریب ۱½ - انچ گہرا تہا - یہانتک کہ شروع ایام مین جبکہ ابہی طرح سے زخم بہرا نہ تہا - اسکی طرف دیکہکر اکثر لوگون کو ہیبت معلوم ہوتی تہی - اور اتنے بڑے زخم کا بہرنا ایک اچنبہ بات معلوم ہوتی تہی - مگر خدا کے فضل سے اور مسیح کی دعاؤن سے گردن کیطرف کاربنکل کا بڑہنا بالکل رک گیا اور زخم سب کا سب بہر گیا - اور صرف دو سطحی لکیرین زخم کی جگہ پر معلوم ہوتی تہین اور کچہہ نہین -

چار نئے کاربنکل جو تہے - انہین دوائی کی پچکاری کی گئی وہ سبکے سب بیٹہہ گئے - بازوؤن پر اور ٹانگ پر جو پہوڑے تہے ان سے بہی بہت تکلیف ہوئی - ان سب کو یکے بعد دیگرے چیرے دیئے گئے - علالت کے آخر ایام مین ان سب کو قریبًا آرام ہو گیا - اور سوائے کسی زخم مین سے کبہی تہوڑا نکلتا تہا - ورنہ وہ اچہے ہی ہو گئے تہے -

اس بیماری کے دوران مین کئی روز تک سخت پیچش رہی پاخانہ کے راستہ خون اور پیپ آتا رہا - مگر اس سے بہی خدا نے نجات دی -

خدا کا فضل و استجابت دعا

مولوی صاحب کی بیماری بہت سخت اور خطرناک تہی - اس شدت سے اس کا دورہ ہوا کہ مین ایمان سے کہہ سکتا ہون کہ مولوی صاحب کا اتنی لمبی میعاد یعنی ۶۱ دن تک زندہ رہنا ایک معجزہ تہا - اور یہ محض حضرت اقدس کی دعاؤن کا نتیجہ تہا - ورنہ مین خدا کو حاضر ناظر کرکے کہتا ہون کہ ہم بہت سے ڈاکٹر مولوی صاحب کے معالجہ کے لئے جمع تہے - اور حضرت مولوی نور الدین صاحب بہی موجود تہے - بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی صاحب کی ایسی نازک حالت ہوتی تہی کہ ہماری طبی نگاہ سے انکا چند گہنٹے بہی زندہ رہنا ناممکن معلوم ہوتا تہا مگر جب کبہی کہ ہم گہبرا کر حضرت اقدس کی خدمت مین ان کی نازک حالت کا ذکر کرتے - آپ کبہی کوئی کلمہ یاس یا ناامیدی کا زبان پر نہ لاتے - بلکہ ہم سب کو بہت تسلی دیتے - اور ہمیشہ یہی فرماتے کہ اللہ تعالیٰ بہت قدرتون کا مالک ہے اس کے فضل کا ہر دم امیدوار رہنا چاہیئے - ہمارا بہروسہ تو اوسی ذات پر ہے اور آپ دعا مین مشغول ہو جاتے - اس مین کچہہ شک نہین کہ قضاء قدر جب نازل ہو جاوے - تو اوسے کوئی ٹال نہین سکتا - مگر حضرت اقدس کی دعا کا اثر بین ہوتا تہا - اور فورًا ردی علامات مین ایک غیر معمولی تبدیلی ہوکر آرام کی صورت ہو جاتی تہی - حقیقت مین قضا و قدر کے ساتہہ ایک لڑائی ہی تہی - الغرض دعاؤن نے اپنا اثر دکہایا کہ اصل عارضہ کاربنکل کا بالکل اچہا ہو گیا - اور درمیانی عوارض بہی اچہے ہو گئے - یہان تک کہ خود مولوی صاحب نے فرمایا کہ اب مجہے اصل بیماری سے بالکل صحت ہو گئی ہے - اور انشاء اللہ تعالیٰ دو تین روز تک چلنے پہرنے کے قابل ہو جاؤن گا - مگر بموجب الہام الٰہی ان المنایا لا تطیش سہامہا - یعنی موت کے تیر خطا نہین جاتے - قضاء و قدر نے اپنا کام دوسرے رنگ مین کیا - یعنی مولوی صاحب کو ذات الجنب ہو گیا - جس سے تپ ۱۰۲ درجہ کا ہوا اور الہام الٰہی ۴۷ سال عمر - انا للہ و انا الیہ راجعون کے مصداق ہوئے -

مین بعض درمیانی امور پیش کرتا ہون کہ جن سے مین امید کرتا ہون کہ مولوی صاحب مرحوم کے لئے جو خدا تعالیٰ نے اس مہلک مرض مین اس قدر تاخیر کی - یہ محض ایک خوارق عادت امر تہا - اور حضرت اقدس کی دعاؤن کا نتیجہ تہا -

۴ ستمبر ۱۹۰۵ء - کو مولوی صاحب مرحوم پر کلوروفارم سونگہا کر اوپریشن کیا تہا - اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب پروفیسر سرجری آگرہ میڈیکل کالج نے ان کو کلوروفارم دیا تہا - اور اپریشن قریب گیارہ بجے دن کے ختم ہوا تہا - اوپریشن کے بعد قریب شام تک مین مولوی صاحب کے پاس بیٹہا رہا - ہاتہہ پاؤن بالکل سرد ہو گئے نبض بالکل کمزور تہی - اور باقاعدہ نہ چلتی تہی - کسی وقت ایک دو حرکتین دل کی بالکل ساقط ہو جاتی تہین گویا کہ دل حرکت کرتا کرتا رک جاتا تہا - ہوش نہ تہا اور اس کے علاوہ پیٹ مین نفخ بہت تہا - اصل مین مولوی صاحب کو ذیابیطس کیوجہ سے عام کمزوری بہت تہی - اس کے علاوہ شدت درد و کرب کیوجہ سے کئی دن سے غذا اندر نہ گئی تہی - اسپر اپریشن بڑا بہاری ہوا - بہت سا خون گیا - کلوروفارم بہت سی مقدار مین سونگہانا پڑا - اس لئے انکی حالت نہایت نازک ہو گئی تہی - ہم نے ہر ایک قسم کا علاج کیا - کہ دل اپنی اصلی حالت پر آوے اور ہوش آئے - مگر کوئی بات کارگر نہ ہوئی - اور ان کی عام حالت نیچے ہی نیچے جاتی تہی - ہمارے عزیز بہائی ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ سرجن و اسسٹنٹ پروفیسر میڈیکل کالج لاہور بہی قریب چار بجے دن کے لاہور سے تشریف لائے - وہ بہی ان کی حالت دیکہکر سخت پریشان و حیران ہوئے - اور انہون نے کہا - کہ بظاہر ان کے بچنے کی کوئی صورت نہین معلوم ہوتی -

حضرت اقدس گہڑی گہڑی مولوی صاحب کا حال دریافت کرتے تہے - آپ کی خدمت مین ان کی نازک حالت کی اطلاع دی گئی - اس خبر کو سننے سے جیسے کہ ایک حقیقی غمگسار اور سچے مشفق کو صدمہ ہوتا ہے - آپ کو صدمہ محسوس ہوا - اور جیسے کہ والدین کو اپنے عزیز بیٹے کے لئے ایک تڑپ اور اضطراب ہوتا ہے - واللہ کریم اس سے زیادہ اس مسیح مین اپنے روحانی فرزند کے لئے پایا - آپ پہر اندر تشریف لے گئے - کچہہ مشک لائے - فرمایا کہ مولوی صاحب کو دو - پہر آپ دعا مین مشغول ہو گئے - کہا کہ ہمارے پاس سب سے بڑا ہتہیار دعا ہی ہے - اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے ناامید نہ ہونا چاہیئے - وہ چاہے تو مردہ مین جان ڈالدے - اسی کو سب قدرت ہے -

مشک بہی دیا گیا - پیشتر اس کے اس سے بہت زیادہ طاقتور ادویہ دی جا چکی تہین - بلکہ جلد مین بذریعہ ہائپوڈرمک سرنج (یعنی باریک پچکاری) دی جا چکی تہی - کچہہ اثر نہ ہوا تہا - مگر مین اس بات کا شاہد ہون - اور ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب گواہ ہین - کہ ادہر حضرت مسیح نے دعا کے لئے سجدہ مین سر رکہا - اور ادہر مولوی صاحب کی حالت جو نہایت خطرناک تہی - اصلاح پکڑنے لگی - اور ابہی حضرت دعا سے فارغ نہ ہوئے تہے کہ نبض بالکل درست اور طاقتور ہو گئی - جیسے کہ کبہی کوئی ضعف نہ تہا - اسوقت ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے مونہہ سے بے اختیار یہ کلمہ نکلا - کہ "ان کی نبض کا درست ہونا ایک معجزہ ہے - مینے کبہی نہین دیکہا کہ اس حالت کے بعد اس ضعف کی حالتمین اور دل کے بالکل رہ چکنے کے بعد پہر کسی کا دل قوی ہو گیا ہو اور حالت درست ہو گئی ہو"

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکہتا ہو حضرت اقدس کے مجاب اللہ ہونے اور ان کو ایک باخدا انسان ماننے کے لئے اس ایک ہی نشان مین کافی ثبوت ہے - یعنی ہم دنیا مین یہ عام نظارہ دیکہتے ہین - کہ جس شخص کو کسی سے سچی محبت اور اخلاص ہوتا ہے وہ اس کے لئے رد بلا کرنے کے لئے وہ وسائل استعمال کرتا ہے - جن پر اسے سب سے زیادہ بہروسہ ہوتا ہے - اب ہم ایک طرف تو دیکہتے ہین کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی - تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا کہ بلا مبالغہ ان کے والدین کو (جو اسوقت وہان موجود تہے - ایسا صدمہ نہ ہوا تہا - دوسری طرف جو معالج ہین سو وہ سب قسم کے حیلے استعمال کر چکے ہین - اور وہ برابر سات گہنٹے اسی تدبیر مین لگے رہے کہ ان کا دل طاقت پکڑے اور جسم مین حرارت غریزی قایم ہو - اور ہوش آوے - آخر ناچار ہوکر انہون نے اپنی عاجزی کا اعتراف کیا - اس روحانی باپ کے سامنے کیا - جس کا ایک کارکن اور لائق فرزند جو دینی خدمات مین اول نمبر پر تہا اور خدا کیطرف سے مسلمانون کا لیڈر ہونے کا خطاب بہی پا چکا تہا - ایسی حالت اضطرار مین جو کچہہ حضرت اقدس سے ظہور مین آیا - وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے - اس لئے ہمے ان کا عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا ایسے عزیز ایسی نازک حالت مین دیکہے ہین اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت

کامشاہدہ کرتے ہیں ۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تہی) اور اگر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بہی مایوسی کے آثار دیکہتے ہیں ۔ تو اون کی حالت ناگفتہ بہ ہوجاتی ہے ۔ ایسی حالت میں اون کو کچہہ نہ سوجہتا ۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا کہ خود مرجاتے ہیں ۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے ہر ایک محبت رکہنے والے کہ جو اس وقت قادیان میں موجود تہے ۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تہا) وہ گویا کہ دم واپسین کی گہڑی تہی ۔ دنیاوی رشتہ داروں کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ قریبی ان کے بوڑہے والدین تہے ۔ اور ان کی دونوں بیویاں نہیں ۔ ان کی اسوقت حالت وہی تہی ۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں دیکہتے ہیں کہ ان کے رونے اور چلانے کی آواز آتی تہی ۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تہے کہ گویا کہ اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے منقطع کر بیٹہے ہیں ۔ مگر ادہر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکہا کہ جیسے کہ میں پہلے ذکر کیا ہے کہ سب سے زیادہ صدمہ آپ کو محسوس ہوا ۔ ہم اون کے چہرہ کو دیکہ رہے تہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا ۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو اس مرحوم سے تہی ۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کہا جاتا ۔ یا حیران و مبہوت ہو جاتا ۔ مگر آپ نے اپنے صبر و استقلال کا وہ نمونہ دکہلایا کہ جس کی نظیر دنیا میں صدہا سال سے مفقود ہو چکی تہی یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے اور اس پیارے کی دم واپسین کی گہڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالے سے سچی محبت اور اوسکی رحمتوں اور اوس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکہلایا کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈہارس بندھ گئی ۔ عام طور پر تو طبیب بیمار و بیمار کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں ۔ مگر میں سچ کہتا ہوں کہ قریب تہا کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹیڑہی ہو جاتی مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمروں کو سیدہا کیا اور ہم کو پہر ہمارے عزم میں مضبوط کیا اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعاؤں میں مصروف ہوئے ۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بہاری ابتلا کا انتہا تہا ۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکہکر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا ۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گہنٹے سے ہاتہ پاؤں نہ ہلایا تہا ۔ اور جس کے ہاتہ اور پاؤں برف کی طرح ٹہنڈے ہو چکے تہے اور نبض بہی الوداع کہتی جاتی تہی ۔ نئے سرے سے جان ڈالدی ۔

میں ایمان سے کہتا ہوں ۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے اندازہ نشانات دیکہے جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سوگنا زیادہ مضبوط ہوا ۔ اور ہم نے اس ایمانی حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا ۔ کہ گویا ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک نہر چلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹہائی ۔ گویا کہ ہم نے اس زندہ خدا کو اپنی آنکہوں سے دیکہہ لیا ۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو بلا رہا ہے (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

برمن او جلوہ نمود است گر ابلہ بہ پذیر

اور واقعات کو تو میں بعد میں پیش کروں گا مگر میں اس ایک واقعہ کیطرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں ۔ جو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالے ان کے اندر کے گند اور آلایش کو دور کرے ۔ اور وہ اس نور معرفت کو حاصل کر لیں ۔ جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں ۔ جسکے لئے ابتدائے آفرینش سے لیکر اب تک ہر ایک اہل بصیرت کی تڑپ رہی ہے ۔ اور سب اکابر نے ہم کو یہی بتایا ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کو پاکر پہر اور کسی بات کی آرزو نہیں رہتی ۔ اور یہ وہ شربت ہے ۔ کہ اسکو پینے کے بعد پہر کبہی پیاس نہیں لگتی ۔ اور یہ وہ خوان ہے کہ جس سے بہرہ ور ہونے کے بعد پہر اور کسی چیز کی بہوک ہی نہیں رہتی اور یہ وہ وصال ہے کہ اس کے بعد کوئی اور لذت باقی نہیں رہتی ۔

چشم دل اندکے چو گردد باز
سرو گردد بر آدمی ہمہ آز

اب اگر اس خدا کو ہی پانا مقصود ہے ۔ تو ہمکو قرآن سے اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں ۔ اب غور کرو ۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اسوقت دنیا میں چہائی ہوئی ہے ۔ کیا پہلے بہی کبہی ایسی تاریکی جہان میں تہی ۔ آج ۴۰ کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں ۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں وہ وہ توہین آمیز الفاظ مخالفین مذہب استعمال کر رہے ہیں ۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کہڑے ہو جاتے ہیں ۔ اور اوس امت میں سے جسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر الامت کہا تہا ۔ کئی لاکہہ انسان مرتد ہو چکے ہیں اور بجائے اسکے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے ۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں ۔ اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو اور اس محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکہنے والو کیا اب بہی وہ وقت نہیں آیا کہ اللہ تعالے امت میں سے کسی کو منتخب کرے ۔ کہ وہ اعلائے کلمۂ اسلام کرے ۔ اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکہتا ہو ۔ بہائیو! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کریگا اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے ۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد سچے خلفاء رسول سے تائید ہوتی رہے گی ۔ تو اب صدی کے سر پر بہی ۲۳ سال گذر گئے ہیں ۔ کیا اگر اب بہی وہ مصلح نہ آیگا ۔ تو پہر کسوقت آیگا؟ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اسطرح پہنسا ہوا ہے ۔ کہ اب بہی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو ۔ تو اسلام کا کچہہ باقی نہیں رہتا ۔

پس از انکہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تہا ۔ اور اوس امت سے ہی ہونا تہا ۔ جیسے کہ حدیث امامکم منکم سے ثابت ہے ۔ تو پہر ذرا دائیں بائیں آگے پیچہے نظر مارو ۔ کہ کون ہے جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکہتا ہے ۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے ۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں تو اپنے شہر میں نظر مارو ۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو اپنے صوبہ میں نہیں تو اپنے ملک میں نظر مارو ۔ اپنے ملک میں نہیں تو کل جہان پر نظر مارو ۔ اور اگر آپ کو اب بہی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادہر آؤ میں تم کو بتاتا ہوں کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں ۔ اور خدا کی قسم کہاکر کہتا ہوں کہ وہی ہے خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول وہی ہے جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکہتا ہے ۔ کہ جسکی نظیر دنیا بہر میں نہیں ۔

وہی ہے

کہ جو اس دین کے لئے اور اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکہتا ہے کہ وہ قریب ہے کہ باطل کو کہا جاوے وہی ہے ۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لئے آیا ہے ۔ جو نادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے ۔ اور وہی ہے ۔ جو اشاعت اسلام کے لئے ایک قطرہ خون کو گرانا بہی ضروری نہیں سمجہتا ۔ وہی ہے ۔ کہ جو اپنے دلایل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اوسکو ملے ہیں ۔ تمام دنیا میں پہر اسلام پہیلا دیگا ۔ اور اسلام اور قرآن اور محمد عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا ۔ کہ وہ اس آخری زمانہ میں ایک آفتاب کی طرح چمکے گا ۔ تا کہ ہر کوئی اسکا مونہہ دیکہہ لے ۔

بہمت این اجر نصرت بدہندای اخی ورنہ
قضائے آسمان است این بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے کہ جو مردوں کو زندہ کرنے کے لئے آیا ہے ۔ جیسے قرآن شریف میں ہے ۔ کہ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۔ اور میں خدا کی قسم کہاکر کہتا ہوں کہ میں مردہ تہا اسنے مجہے زندہ کیا ہے اور میرے ساتہہ اور صدہا مردہ تہے ۔ جو کہ اس کے ہاتہہ پر زندہ ہوئے ہیں ۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہیں ۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بہائیو! اگر تم واقعی اپنی روحانی موت کو محسوس کرتے ہو تو اس کے پاس آؤ یہ تم کو زندہ کریگا اور تم اس زندہ خدا کا مونہہ دیکہو گے ۔ کہ جسکو نہ پہچاننے کے لئے یہ مردنی تم پر چہائی ہوئی ہے ۔ ؎

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ)

مجربات کمالی

مندرجہ بالا نام کی ایک مبسوط طبی کتاب مرزا کمال الدین صاحب نے تالیف کرکے میرے مطبع میں چہپوائی ہے ۔ اس کتاب میں عام امراض کے معالجات عام فہم عبارت میں لکہے گئے ہیں ۔ مصنف صاحب ظاہر کرتے ہیں کہ اس کتاب میں انہوں نے اس طریق علاج کو درج کیا ہے جو عالیجناب حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب غفر اللہ لہ ۔ استعمال کیا کرتے تہے ۔ اور جنکو خود مرزا کمال الدین صاحب نے بہی سالہا سال کے آزمایا ہے عالی جناب حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم فن طبابت میں حاذق طبیب مسلم تہے اس بنا پر یہ کتاب بڑی مفید کتاب ہوگی ۔ قیمت عصر علاوہ

(ایڈیٹر)

سفرنامۂ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

پیشتر اس کے کہ موجودہ سفر دہلی کے ضمن میں قیام دہلی کے حالات لکھے جاویں یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ۱۸۹۱ء میں جو سفر اعلیٰ حضرت نے دہلی کا کیا تھا اس کا مختصر سا تذکرہ کر دیا جاوے۔ تاکہ جب اس سفر کے واقعات کو پیش کریں تو سفر سابقہ کے واقعات سے مقابلہ کرنیکا عمدہ موقع مل سکے۔

میں اس سفر میں خود ساتھ نہ تھا۔ اسلئے چشم دید واقعات اور حالات جو اسوقت شائع کئے گئے تھے انکا اندراج خالی از لطف نہ ہوگا۔

۲۸ر ستمبر ۱۸۹۱ء کی صبح کو حضرت اقدس مسیح موعود دہلی میں رونق افروز ہوئے اور نواب لوہارو کی کوٹھی بازار بلیماران میں فروکش ہوئے۔ جونہی حضرت کی تشریف آوری کی خبر دہلی میں مشتہر ہوئی جوق جوق لوگ حضرت کے پاس آنے شروع ہوئے بیچارے پشتہا پشت سے قہر الٰہی کے مقہور اور غضب الٰہی کے مغضوب لوگوں نیکی کے قبول کرنیکا مادہ ہی کہاں باقی رہا تھا کہ آدمیت کے ساتھ حضرت کا کلام سنتے اور اس پر غور و فکر کے بعد اس سے دین و دنیا کا فایدہ حاصل کرتے۔ جہانتک انکی سمجھ تھی جیسی کہ انہیں مدت مدید کی مشقوں سے عادت پڑ گئی ہوئی تھی اور جسطرح کہ بیچارے ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم۔ کی رہزنی کے نیچے آئے ہوئے تھے۔ اسی حد تک اور ویسی ہی ادا اسیطرح انہوں نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا اور انکے کلام کو سنا۔ کلام سننا تو درکنار اگر مجلس میں اگر صرف آدمیت اور اہلیت سے ہی بیٹھتے تو غنیمت تھا۔ سارے اوصاف حمیدہ کے عوض میں بیچارہ ونکو ایک زبان دراز ملی ہوئی تھی وہ کب انہیں دم لینے دیتی تھی۔ آئے ہیں تو اسطرح کہ خون آنکھوں میں بھرا ہوا ہے۔ چہرہ مارے غضب اور غصہ کے کالا ہو رہا ہے گویا ان کے باپ کو کسی نے قتل کر ڈالا ہے اور اس کا بدلہ لینے آئے ہیں۔ اور بیٹھتے ہی نہیں سلام علیک تک نہیں لی۔ آتے ہی دو چار پھبتیاں حضرت پر جما دی ہیں۔ دو چار گالیاں سنائی ہیں۔ اور دو چار دھمکیاں دی ہیں۔ اور یوں بھاگے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ اور جو ذرا بیٹھ گئے ہیں۔ وہ کلام سننے کی غرض سے نہیں احقاق حق کی نیت سے نہیں۔ بلکہ اس کسر کو پورا کرنے کے لئے جو اس کے بھائی سے غصہ میں جلد چلے جانیکی وجہ سے باقی رہ گئی تھی۔ غرض ایک نے دوسرے کا خوب ہی ہاتھ بٹایا۔ ایک ہجوم جہلا اور سفہا کا حضرت کے آس پاس ہے۔ اور یہ آئین مہمانداری اور شرط اسلام ایسی خوبی اور عمدگی کے ساتھ بجا لا رہے ہیں۔ کہ انکی نظیر دنیا کی مسلمانوں میں نہ پائی جاتی ہو۔ حضرت انکی تو تو سن رہے ہیں۔ انکی زہر آلود آنکھیں اور خون بھرے چہرے دیکھ رہے ہیں۔ اور چپ چاپ بیٹھے ہیں۔ کوئی بہت ہی سر چڑھ گیا ہے۔ تو نہایت نرمی اور ملائمت سے سمجھانا شروع کیا ہے۔ مگر سمجھنے کی کس کو غرض تھی۔ وہ تو گالی دیکر ثواب حاصل کرنے آئے تھے۔ انہیں تو یہ مسئلہ سکھایا گیا تھا۔ کہ تبرّے پر ہی انکی نجات منحصر ہے۔ سو سال کی بندگی سے ایک تبرا بہتر ہے۔ یوں تو دہلی کے بے ادب لچے اور بڑے مشہور ہی تھے اور ہم نے اکثر ایسا سنا تھا مگر دیکھا نہیں تھا اور دیکھا تو جیسا سنا تھا اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر پایا۔ بیشک زباندرازی دہلی والوں کا حق ہے آجکل ان کے پاس ایک ہی زبان رہگئی ہے اور جو کچھ ہے ان کے پاس یہی ہے۔ یوں چیڑ چیڑ کرتے چلے جاتے ہیں۔ جیسے مویشی اپنے دہن میں اگالی کر رہا ہو۔ زبان گویا ان کے قابو میں ہی نہیں اور انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا کہ انکی زبان کب بکا کر کہیں کی کہیں جا پہونچتی ہے۔ ابھی نہیں جناب تک تو انہیں ہوش رہتا ہے مگر آگے کچھ خبر نہیں کیا کب کہے۔ تاریخ میں کبھی پڑھا کرتے تھے کہ دلی والوں نے بے سر و پا بک بکا کر کے قتل عام کرا دی۔ زن و بچہ کو تہ تیغ بیدریغ کرا دیا۔ مگر باور نہیں آتا تھا کہ ایسا کسطرح ہوا ہوگا۔ آخر دلی میں انسان بستے تھے اور کیا وہ ایسے ہی گئے گذرے تھے کہ انہیں اپنے نفع و ضرر کی بھی خبر نہ تھی مگر اب تجربہ سے معلوم ہوگیا کہ وہ اس سے بڑھ چڑھکر ہیں اور ایسے واقعات انکی بے پر کی اڑانے کی بدولت ہر روز ہوں تو تعجب کی بات ہے۔ وہ مسیح موعود کے مسئلہ کو بھی ایک کھیل سمجھے اور انہیں اپنی زبان کے چٹخارے لینے کا ایک دل پسند مشغلہ بن گیا۔ انکی طبیعتیں ٹھٹھے اور تمسخر کی پہلے سے عادی ہیں ضد اور ہٹ دھرمی گویا انکی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور "رسی نگوڑی جل گئی لیکن نہ بل گیا" کے پورے مصداق تھے انہوں نے حضرت کی کلام سحر نظام کو ٹھیک یہودیوں کی طرح جو اصیل مسیح کی باتوں کو ٹھٹھے میں اڑاتے رہے تمسخر میں اڑانا شروع کیا اور ٹھیک اس زمانہ کے یہودیوں کیطرح حضرت اقدس مسیح موعود پر طرح طرح کے بہتان باندھنے لگے۔ اور الحاد و کفر کے نعرے بلند کرنے لگے حضرت مسیح موعود پر بھی وہی الزام لگائے گئے جو یہودیوں نے حضرت مسیح پر لگائے تھے۔ "یہ توریت کے حکموں کو ٹالتا ہے۔ توریت کی معانی کو بدلتا ہے۔ یہ کفر بکتا ہے" اور حالانکہ حضرت مسیح نے پکار پکار کر کہا۔ کہ میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں آیا بلکہ اسے پورا کرنے آیا ہوں اور اسکی صداقت ظاہر کرنے آیا ہوں۔ مگر یہودیوں نے ایک نہ سنی۔ ایسے ہی حضرت اقدس نے پکار پکار کر اشتہار دیکر بلند آواز سے فرمایا کہ میرا وہی عقیدہ ہے جو اہل اسلام کا ہونا چاہیے۔ میں مسلمان ہوں محمدی ہوں مگر اہل دہلی نے نہ ماننا تھا نہ مانا پر نہ مانا۔ دہلی والو تمہیں اگر اپنی اس ضد اور ہٹ دہرمی پر اور اس حق پوشی اور یریدون ان یطفؤا نور اللہ بافواھھم کے مصداق ہونے پر فخر اور ناز ہے۔ تو تمہیں مبارک ہو۔ مگر سچ پوچھو تو ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے کیونکہ اس فخر اور ناز کا انجام رونا اور ذلت بھینا ہوگا۔ دلی والو ہم پر خفا نہ ہونا تمہاری تہذیب اور شائستگی اور تمہاری علمیت اور فضیلت کے ثبوت میں خود تمہارے ایک ہموطن نے جو تم ہی میں سے ہیں ۱۲۔ اکتوبر کے اشتہار میں جہاں اور خرافات بکا ہے (جسکی ہم انشاء اللہ معہ دیگر سفرانہ اشتہارات کے اسی ضمیمہ میں صحیح واقعات سے دھجیاں اڑاتے ہیں) تمہارے چند فقرات بھی نقل کئے ہیں جنپر تمہارے اپنے ہی ہموطن سر پیٹ پیٹ کر کہہ رہے تھے "ہائے انہوں نے دلی کی آبرو خاک میں ملا دی ہائے یہ دلی والونکی تہذیب اور شائستگی!!!"

غرض یہ تو دلی کے عوام الناس کا مختصر حال ہے جو فحش اور بدزبانی کے سوا اور کچھ جانتے ہی نہیں اور جنکی نسبت انکے بعض اپنے ہموطن شاکی ہیں اور ان کے حالات سنکر شرم اور حیا سے پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

اب وہاں کے رؤسا اور علماء کا حال سنئے رؤسا کی نسبت تو ہم اتنا ہی کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ جہاں عوام الناس لوگ علما کے اشتعال دلانے والی تقریروں سے برانگیختہ ہو رہے تھے۔ وہاں رؤسا بھی انکی مفتریانہ تقریروں سے متاثر تھے اور وہ بجائے اس کے کہ ایک ثالث بالخیر بنیں ایک فریق بن گئے تھے اور اس لئے ان سے بھی انصاف کی امید نہیں ہو سکتی تھی اور ان پر ہمیں صرف اتنا ہی افسوس کا حق ہے کہ انہوں نے انصاف سے جو ہر ایک شہر کی معزز اور متقدر پارٹی کا خاصہ ہوا کرتا ہے کام نہ لیا اور اپنے علماء کی یکطرفہ تقاریر سے متاثر ہو کر پارٹی فیلنگ کا اظہار کیا اور انصاف کے موقع پر پارٹی سپرٹ کو استعمال کیا اور سب سے زیادہ افسوس ہمیں انپر ہے جو محض ہمسری کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ ایک اہل اللہ مسیحا دم کے فیض سے محروم رہے فیض کا دریا ایک ان کے گھر چلکر آیا تھا۔ مگر انہوں نے بند باندھکر اسے روکدیا اور گویا تے نہیں راہ تو چڑھ آتے ہیں نالے اسکے بموجب۔ یہ فیض کا پانی ادہر ادہر پھیلا مگر بیچارے دلی کے رؤسا تو محروم ہی رہے جب عوام الناس کی تو تو حد سے گذر گئی اور ایک ایک کے سمجھانے سے کچھ فائدہ نہ ہوا اور سوائے اپنا مغز خالی کرنے اور اس کے معاوضہ میں گالیاں سننے کے اور کچھ مفاد نہ نکلا اور دہلی کے مولویوں کی افترا اور بہتان جو وہ لوگوں کو سکھا سکھا کر حضرت کے پاس سنانے بھیجتے تھے حد سے زیادہ گذر گئے تو حضرت اقدس نے ۲۔ اکتوبر کو ایک اشتہار بعنوان "ایک عاجز مسافر کا اشتہار قابل توجہ جمیع مسلمانان انصاف شعار و حضرات علماء نامدار" دیا۔ اور اسمیں بڑے زور کے ساتھ ان جھوٹے بہتانوں اور افتراپردازیوں کی جو دہلی کے ملاؤں نے انپر لگائے تھے اور بد و ساطت جہلا آپ تک پہونچائے تھے تردید کی۔ اور ساتھ ہی ان مٹی کی اوٹ میں شکار کھیلنے والے ملاؤں کو میدان میں آنیکی دعوت دی۔ یہ اشتہار ایسے دل اور قلم سے نکلا ہے اور اسمیں اسقدر تاثیر بھری ہوئی ہے۔ کہ پتھر ونکو سنایا جاوے تو وہ بھی موم کیطرح پگھل جائیں مگر بقول حضرت اقدس ؎

بر سنگ میکند اثر ایں منطقم مگر
بے بہرہ ایں کساں ز کلام مؤثرم

دہلی کی سنگلاخ زمین پر اس کا کچھ اثر نہ ہوا۔ دلی کے ملاں بجائے اس کے کہ اس اشتہار کے فقرہ فقرہ پر غور کرتے اور اگر واقعی انکی غرض حق بینی اور احقاق حق کی تھی تو خوف خدا سے ڈرتے اور نہایت مودبانہ اور مہذبانہ طور پر ایک متنازعہ فیہ امر کا تصفیہ کرتے اور حضرت اقدس کے اقرار صالح پر جو اس اشتہار میں کیا گیا اپنے بہتانوں اور افترا پردازیوں کو واپس لیکر سعادت دارین حاصل کر لیتے وہ اور ضد پر آئے۔ اور کیوں نہ آتے انکی غرض احقاق حق کی نہیں تھی وہ تو عوام الناس کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے میں اپنا فائدہ سمجھ رہے تھے انہیں دنیاوی نام آوری کا لالچ تھا۔ گو اسمیں بھی انہیں سوائے اندوہ و یاس و حرمان اور کچھ حاصل نہ ہوا۔ وہ اور جوش میں آئے اور انہوں نے حضرت اقدس کے اشتہار کی تاثیر کو روکنے کے لئے مخالفانہ وعظ شروع کئے اور کلمۃ اللہ کی اشاعت کو روکنے کیلئے یہانتک کوشش کی کہ جہانتک قابو چل سکتا تھا۔ (باقی آئندہ)

میری کُھلی چٹھی کا جواب آگیا

معزز ناظرین الحکم! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - الحکم مطبوعہ مورخہ ۱۷ و ۲۴ - ڈسمبر ۱۹۰۵ء میں میری طرف سے جو کُھلی چٹھی بنام مولوی کلیم اللہ صاحب مچھیانہ چھپی ہے - اسے پڑھکر آپ میں سے بعض نے جو قدردانی کے خطوط اس عاجز کو بھیجے ان کے جواب میں شکریہ کے ساتھ عرض ہے کہ وہ تعریفی کلمات حقیقت میں میرے سید و مولی خاتم الخلفاء بروز الانبیا علیہ التحیہ والثناء کے سزاوار ہیں جن کی قوت قدسیہ و فیضان ملکیہ نے ہم سے ہیچمدانوں کو کسی قابل بنا دیا - ذاتی طور سے ناچیز میں کوئی طاقت نہیں - یہ سب کچھ اللہ جل شانہ کا فضل خاص ہے -

غالباً آپ اس امر کے بھی منتظر ہوں گے کہ مکتوب الیہ سے اس کا کیا جواب ملتا ہے جو عوام الناس میں عالم فاضل مشہور ہے - سو وہ جواب جو مجھے پہنچا ہے درج ذیل کرتا ہوں - ہر چند میں نہیں چاہتا تھا - کہ الحکم کے پاک کالموں کو ملوث کروں - مگر اس میں بھی میرے امام ہمام علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے اور بے اختیار بالحق انزلناہ وبالحق نزل (ضرورت حقہ کے وقت حق کے ساتھ اس کا نزول ہوا ہے) منہ سے نکلتا ہے - دیکھئے یہ آج کل ہمارے مسلمان بھائیوں کے بعض علماء و مشائخ کی اخلاقی حالت کا نمونہ ہے - اللہ تعالےٰ ہدایت بخشے سوائے دعا کے ہم کچھ اور نہیں کہتے اور بغیر صبر کے کچھ نہیں کرتے - اَلّا ماشاء اللہ - واقعی اگر ظہر الفساد فی البر والبحر (جاہل اور عالم دونو کے اخلاق میں فساد ظہور پذیر ہوگیا ہے) کا وقت نہ ہوتا تو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول کی کیا ضرورت تھی -

نقل خط حضرت مولوی کلیم اللہ صاحب ساکن مچھیانہ

مولوی امام الدین دوریہ متصف باوصاف دور ویگان کو اللہ تعالےٰ اس کار میں محکم رکھے - کلیم اللہ بکر و بعد السلام کے واضح ہو کہ امروز یک کارڈ جہلم سے مولوی فقیر محمد و مولوی کرم دین صاحب* نے بھیجا کہ ظہور فرزند سای نکشتہ (یعنی حرامزادہ

* مولوی صاحب اگر حنیف نہ ہوتے تو دنیا وی عزت پر لات مار کر احمدی کیوں ہوتے ۱۲ - علہ انکو تکلیف فرمانے کی کچھ ضرورت نہ تھی میں نے خود ہی ہر دو پرچے بھیجدئے تھے -

یہ ان لوگون کے تقوے کی حالت ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم - ثم یرم بہ بریا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا - ان الذین یرمون المحصنت الآیتہ نے دو تین ورق در مذلت و اہانت و فوقیت این کہ گوش کریم نے اسکو سن نہیں سکتے - لکھا ہے جو پانی پیرون سے باہر جاتا ہے - غرض جو اس نکشتہ نے درجہ اہانت سے نہیں چھوڑا - حالانکہ پرسش انہون میں وہ ملزم ہوا - (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اے مولوی صاحب منؐ رشتہ استادی کو تا الحال محکم رکھا ہے (بے شک سرنامہ سے ظاہر ہے اور لفظ نکشتہ سے جس کا اثر میری ذات پر نہیں بلکہ اس پر جسکا نمک خوار ہی کہا جاسکتا ہے) اگر میں نہ رکھتا تم او خاک شاہ راہ و ہوا - غبار - ہو جاتے - (وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین بیدہ ملکوت کل شیٔ + انی لا املک لکم ضرا ولا رشدا - تعز من تشاء وتذل من تشاء) تا الحال ایک مرد کو نہ کہا ہے کہ مولوی صاحب سے پرہیز کرو (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) اس نکشتہ نے خوب کیا - سزایاب ہوگا نار جہنم میں جہان آخرت (یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء) اور اس جہان میں بھی سزایاب ہوگا - اسکو کہو کہ اور کذب کو ذمہ میرے فاحش کر - ناحق مرزائی کو اداکرے (خدا کی اسپر لعنت ہو جو جھوٹ کسی کے ذمہ لگائے ۱۲) انشاء اللہ تعالےٰ شاید نتیجہ خوب ملے گا - ارادہ میرا آیا - کہ جاکر حق سمجھاتو - سو مجھ کو بند کیا ہے اللہ تعالےٰ تم کو سزا دے - انشاء اللہ تعالےٰ - اگر مدت زندگانی کی ہوئی - تم جان لو کہ صاحب عزت کی اہانت میں کیا پاداش ملیگا - فقط

(حضرات! خدارا انصاف کیا اس کُھلی چٹھی میں کوئی کلمہ یا لفظ بھی ایسا ہو - جس میں اہانت یا بد تہذیبی پائی جاتی ہو - بخلاف اس کے دیکھئے یہ تحریر دہمکی و شنگ سے لبریز)

احمدی گجراتی از گولیکے ضلع گجرات

نظم

از ناصر احمد اسلام ...

بنا ہے مرکز امید و خواہش قادیان اپنا
وہ سنگ آستان میرا ہے سنگ قادیان اپنا
مسیح و مہدیٔ احمد ہوا ہے پاسبان اپنا
نکالا ظلمتون سے بنکے رہبر کاروان اپنا
ہُمائے اوج ہستی ہون فلک پہ آشیان اپنا
گلے ہون نودمیدہ وہ اگر ہے بوستان اپنا
ہے ویرانۂ دل میرا بہشت جاودان اپنا
بنایا اس دل افگار نے ہے لہلہاتا گلستان اپنا
زمانہ ہم سے پھر جائے محبت سے کہ پھرے کب دل
ازل سے درد الفت کا ہی تو ہے سکان اپنا
نہ دل پہلو میں ہے نہ ہے ہمراز جان کوئی
سُنائیں کس کو ہم یارب بیان ناتوان اپنا
ہماری پونجی دل ہے رہین بادہ الفت
اسی کے ایک جلوہ پر ہے قربان مال و جان اپنا
فنا سا آشیان سے نہ ہمیں ہے خبر گلشن کچھ
ہے اُوٹا ہم صفیر وہ جو تھا اک باغبان اپنا
ہماری بیکسی پہ بیکسی خود رحم کرتی ہے
الٰہی کوئی بنکے دے تسلی مہربان اپنا
غذائے روح و روح جان ہماری یاد ہے تیری
کس بصورت الٰہی اک جہان ہو رازدان اپنا
لگا ہے زخم الفت گر الٰہی مرہم تسکین بھی ہو
اٹھا سکتا نہیں دل اب تو یہ بار گران اپنا
ہمارے سوز غم پہ شمع بھی آنسو بہاتی ہے
دہان زخم سا خندان جو ہے نام و نشان اپنا
چراغ صبح ہے اے ہمنشین یہ زندگی اپنی
حباب آسا جہان میں ہے یہ مرغ نیمجان اپنا
ضیائے نور احمد کا خدایا عکس پڑ جائے
شہنشاہ حسینان سے ہماری آنکھ لڑ جائے

سُنو سُننے والو یہی سُننے کی بات

تعلیم الاسلام سکول کے بورڈنگ ہوس میں رہنے والے طلباء کے لئے کہانا کہانے کے واسطے ایک لمبا ممبر بنوانے کی ضرورت ہے اور اوسپر تقریباً ساٹھ روپیہ خرچ ہونگے اس کا انتظام آخیر جنوری ۱۹۰۶ء تک ہو جانا ضروری ہے یہ رقم کوئی بڑی رقم نہیں دس بارہ آدمی ہی ملکر پورا کر سکتے ہیں -

میں لاہور - امرتسر - کپورتھلہ - سیالکوٹ وغیرہ مقامات کے خاص احباب کے نام لکھکر تحریک کرتا اگر رقم کثیر کا سوال ہوتا - بہت ہی خفیف سی رقم ہے - اس لئے مندرجہ بالا مقامات کے وہ احباب جو نوی ضرورتوں میں سابق الخیرات ہیں اسے ۳۱ - جنوری ۱۹۰۶ء تک پورا کر دیں یہ رقم امین مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام بھیجدی جاوے - امید ہے کہ دوبارہ یاددہانی کی حاجت نہ ہوگی - اسکے علاوہ بعض غریب اور قابل امداد طلبا کو آنیوالے امتحان انٹرینس میں شامل ہونے کے واسطے فیس داخلہ اور بعض دوسری ضروریات کی حاجت ہے اس کیلئے چالیس روپیہ مطلوب ہیں گویا کل ایکسو روپیہ آخر جنوری تک دونو ضرورتوں کے لئے بھیجدینا چاہئے - ایڈیٹر

عید الضحٰی آرہی ہے

عید الضحٰی کی تقریب قریب ہے - احمدی جماعتیں جہاں ہیں مستعد ہو جائیں تاکہ عید فنڈ جمع کریں - اور قربانی کی کہالون کو بیچ جاکر کے انکی فروخت کا روپیہ مدرسہ تعلیم الاسلام کے مساکین فنڈ میں بھیجدیں پچھلے موقع پر بھی عرض کیا تھا اب پھر گذارش کرتا ہوں کہ عید فنڈ ایک ایسا فنڈ ہے - اگر پوری مستعدی کے ساتھ اسے وصول کیا جاوے اور بہت ہی قلیل بھی وصول ہو تو بھی عیدین کی تقریب پر کم از کم بیس ہزار ہو سکتا ہے - کیا ہمارے احباب کوشش نکرینگے کہ اس فنڈ کی وصولی کا مستحکم انتظام ہو جاوے - میں امید کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے تائید پاکر ہماری جماعت اس عید پر وہ چودہ ہزار روپیہ پورا کر دے گی جو اس سال کے اخراجات مدرسہ کے لئے تجویز ہوا ہے - اور اگر عید فنڈ میں اسقدر روپیہ جمع کرکے انہوں نے نہ بھیجا تو پھر مدرسہ کی منیجنگ کمیٹی مجبور ہوگی کہ وہ اپنی چند مستعد جماعتوں پر اس رقم کو تقسیم کرکے یکدم وصول کرے - مثلاً جماعت ضلع سیالکوٹ تین ہزار - جماعت ضلع لاہور دو ہزار - جماعت ضلع لودہیانہ ایکہزار - جماعت ضلع جہلم ایکہزار - جماعت ضلع گجرات پانچسو - جماعت ضلع جالندہر و ہشیار پور پانچسو - جماعت ضلع گجرانوالہ پانچسو - جماعت ریاست پٹیالہ پانچسو - جماعت ضلع امرتسر ایکہزار - جماعت ریاست کپورتھلہ پانچسو - جماعت ڈیرہ جات ۲۵۰ - جماعت ضلع ملتان ۲۵۰ - ضلع منٹگمری ۲۵۰ - ضلع لائلپور ۲۵۰ - ریاست حیدرآباد دکن دو ہزار - میرٹھ مظفر نگر دہلی وغیرہ پانچسو - متفرقات ایکہزار - ضلع گورداسپور پانچسو - اس فہرست میں حالات ضلع کے لحاظ سے کمی بیشی ہو سکتی ہے چونکہ مدرسہ کی ضرورتوں کے لحاظ سے کل روپیہ کا یکدم موجود ہونا ضروری ہے اسلئے ایسی ہی تجویز کرنی پڑے گی - اور شاخ دینیات کے لئے جسقدر روپیہ بکار ہوگا وہ بھی اسی طرح پر تقسیم کرکے وصول کر لیا جاویگا - آخر قومی کام قومی سرمایہ سے ہی چلیں گے جب ایک خاص قوم ہی ان اخراجات کی کفیل ہے تو پھر جسطرح بھی چاہیں اس سے وصول کیا جاوے - ساتھ ہی اس امر کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ کی عمارت کو پختہ بنانے کی تجویز بھی درپیش ہے کیونکہ موجودہ عمارت ناکافی ہونیکی وجہ سے توسیع کی محتاج ہے اسلئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ جہانتک جلد ممکن ہو مدرسہ کی عمارت کسی موزون جگہ پر پختہ بنائی جاوے جسکے واسطے ہزاروں ہی روپیہ کی ضرورت پڑیگی اور ہمیں اپنے رب کریم پر بھروسہ ہے کہ وہ اس کام میں ہماری مدد کرے گا - کیونکہ وہ ایسا رب ہے جو عنقہ خزائن السموات والارض اسی کی شان ہے وہ کوئی ایسی راہ نکالدیگا جو یہ سب کام آسان ہو جائیں گے - ساری توفیقیں اسی کے ہاتھ میں ہیں جو نعم المولی و نعم النصیر

چند سوالون کا جواب

جے پور سے حضرت حکیم الامتہ کے نام ایک خط چند سوالون پر مشتمل آیا تھا۔ حضرت حکیم الامتہ کے ارشاد سے جناب حافظ حکیم فضل دین صاحب نے اُن سوالون کا جواب لکھا ہے۔ جسکو فائدہ عام کی غرض سے ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔ سائل کے خط کے مطالعہ سے ناظرین کو یہہ بھی معلوم ہوگا کہ انکا اپنا اخبار الحکم کس طرح پر سلسلہ کی اشاعت کا مفید ذریعہ اندرون ملک مین ثابت ہو رہا ہے۔

اس خط و کتابت کے درج کرنیسے پہلے اس امر کا ظاہر کرنا بھی ضروری ہے کہ الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت مین جو شیعہ کا جواب خط چھاپا گیا ہے وہ مولوی سید سرور شاہ صاحب احمدی نے لکھا تھا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ انہون نے نہایت قابلیت کے ساتھہ اپنے مطلب کو ادا کیا ہے۔

(ایڈیٹر)

سائل کا خط

مخدوم و مکرم بندہ جناب حکیم الامتہ مولوی نورالدین صاحب زاد لطفہ۔ السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

سنہ ۱۹۰۱ء کا ذکر ہے جبکہ مین بریلی مین تھا تو اخبار الحکم دفتر روہیلکھنڈ گزٹ مین ایک دن اتفاقاً نظر سے گذرا۔ یہہ پہلا ہی موقعہ تھا کہ مرزا صاحب قبلہ کے حالات معلوم ہوے اور آپ کے مسیح و مہدی موعود ہونے کی بابت آگاہی ہوئی۔ اسوقت تو مین نے آپ کی تعلیمات کو نہایت سرسری طور پر دیکھا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ آپکے دعوون کو لایعنی خیال کیا۔ اس کے بعد مین جے پور چلا آیا اور پھر اس کی بابت کچھہ توجہ بھی نہ ہوئی۔

دو سال کا ذکر ہے کہ میرے مکان کے ایک دوسرے حصہ مین ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب جو اخبار الحکم و ریویو آف ریلیجنز کے خریدار ہین رہنے لگے۔ چونکہ ڈاکٹر صاحب مرزا صاحب کے بہت سے خیالات کے موید ہین۔ اسلئے اون سے اکثر گفتگو ہوتی رہی۔ اور اون کے اخبارات دیکھتا رہا جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ مین وفات مسیح کا قائل ہوگیا اور اب مین پورے طور پر مسیح علیہ السلام کو فوت شدہ مانتا ہون اور علاوہ اس کے مسیح کی بابت میرے عام مسلمانون کی طرح خیالات نہین ہین۔ لیکن ایک دوسرا مسئلہ نہین حل ہوا جسکو آپ کے سامنے پیش کرتا ہون۔ اور مجھے آپ کی ذات سے قطعی امید ہے کہ آپ ازراہ اخوت اسلامی اس ناچیز کی ضرور تشفی فرماوینگے۔ اور وہ مسئلہ **مرزا صاحب کے مسیح و مہدی موعود ہونیکی** بابت ہے اور اس مین مجھے حسب ذیل شبہات ہین

(۱) جبکہ قرآن شریف مین صاف طور پر الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی آچکا ہے تو اب اسلام کی تقویت کے لئے کسی مسیح یا مہدی کی کیا ضرورت۔

(۲) ایک آدمی تین شخصون کا بروز کیسے ہو سکتا ہے۔ اور کرشن کے لئے کوئی حدیث بھی نہین اور کرشن کی اسلام کو کیا ضرورت۔ اور پھر ہندو کرشن کے آنے کے قائل نہین وہ تو کہتے ہین کہ سنبل ضلع مراد آباد مین کلیا اوتار لیگا۔

(۳) مرزا صاحب کی اکثر پیشین گوئیان غلط ثابت ہوئین۔ عبداللہ آتھم پیشین گوئی کے موافق تباہ نہ ہوا۔ منقول مکذب پیشین گوئی کے بعد مرا۔ قادیان مین طاعون آگیا۔ حسب وعدہ اب تک دوسرا زلزلہ نہ آیا۔

(۴) مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اون کے مرید عام عقیدہ کے مسلمانون سے سلام علیک نکرین اون کے پیچھے نماز نہ پڑہین۔ ایک تو پہلے ہی سے ہزارون فرقے ہو گئے ہین۔ اور ہر فرقہ ایک دوسرے کا دشمن۔ پھر مرے کو مارین شاہ مدار۔ اسوقت تو قوم کا شیرازہ ہموار کرنا چاہیئے اور اتحاد کا خیال پیدا کرنا چاہیئے۔

(۵) ابھی کسی حال کے اخبار وکیل امرتسر مین یہہ خبر پڑہی کہ مرزا صاحب نے بزمانہ قیام امرتسر باوجود رمضان کے اثناء لکچر مین چائے نوشی شروع کی اور جب اعتراض کیا گیا تو آپ لوگون کیطرف سے یہ عذر پیش ہوا کہ سفر مین روزہ ضروری نہین۔ تو بندہ پرور یہہ حکم ہے اون سفرون کے لئے جو پیدل یا اونٹ گھوڑے کی سواری مین کیے جائین۔ مرزا صاحب کو (جو غالباً دوسرے یا پہلے درجہ مین سفر کرتے ہونگے) ایسے سفرون سے کیا نقصان پہونچ سکتا ہے اور پھر ایسے سفرون مین روزہ رکھنے کی فضیلت ہے۔

غرضیکہ اسی قسم کے اور چند اعتراضات ہین جنکو مین بشرط فرصت انکے جواب وصول ہوتے پر پیش کرونگا۔ لیکن یہ خیال نہ کیجیگا کہ مین مجادلہ کرنا چاہتا ہون حاشا وکلا مجھے ہمیشہ یہ ڈر رہتا ہے اگر مرزا صاحب سچے ہوئے تو خدا کے یہان بڑی خرابی آئیگی۔ مین مرزا صاحب کا دلسے مداح ہون اور اون کو اسلام کا بہت بڑا خیر خواہ خیال کرتا ہون۔ یہہ بھی سبب ہے کہ میرے بہت سے دوست مجھکو مرزائی احمدی قادیانی وغیرہ نامون سے یاد کرتے ہین۔

یہہ اعتراض مرزا صاحب کی تصنیفات و اخبارات الحکم و البدر و ریویو آف ریلیجنز سے بخوبی حل ہو سکتے ہین لیکن مجھے افسوس ہے کہ مین اسقدر وسعت نہین رکھتا کہ اخبارات و تصنیفات کو خرید سکون اب مین آپ سے رخصت ہوتا ہون اور آپ سے عرض کرتا ہون۔ کہ میری طرف سے مرزا صاحب قبلہ کیخدمت مین سلام علیک عرض کر دیجیگا۔ اسکے علاوہ مولوی یعقوب علی صاحب (تراب) ایڈیٹر الحکم اور کل احمدی جماعت کے بزرگون کی خدمت مین سلام علیک عرض کر دیجئے۔ مین آپ کا بہت ممنون ہونگا۔ فقط۔

مین ہون آپکے جواب کا منتظر۔ اور آپکا خادم
محمد عثمان باونی

الجواب

چونکہ ایک سوال کئی سوالون پر مشتمل ہے۔ اسلئے اصل خط پر نمبر لگا دیے گئے اور ہر ایک نمبر کا لفظ ضمن کے ساتھہ جواب دیا گیا۔

(۱) بیشک قرآن کریم کامل کتاب ہے۔ مگر حضرت مرزا صاحب کا ہرگز ہرگز یہ دعوے نہین کہ تکمیل قرآن کے لئے مبعوث ہوئے۔ بلکہ جیسا اللہ تعالے نے ولکل قوم ھاد اور حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم . . . . . نے حدیث علے کل مایة من یجدد لہا امر دینہا مین ہر صدی پر مجدد کے آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپ کی بعثت بھی اسی وعدہ الٰہی کے مطابق ہوئی۔ اور ضرورت حقہ اور سخت ضرورت کے وقت ہوئی۔

قرآن کریم تو کامل کتاب ہے۔ مگر اس کا دنیا مین پہونچانے والا چاہیئے یا نہین۔ اور پھر اس کا سمجھانے والا چاہیئے یا نہین۔ آخر اس قرآن کے ذریعہ کوئی مزکّی مطہر کرنے والا ضرور ہے یا نہین۔ توریت یہود کے پاس ہے مگر انکا مطہر و مزکی کوئی نہین رہا اسلام مین اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ اسمین ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہے جسکے باعث ایک جماعت مخلص دیندار دلن کی پیدا ہوتی رہی یہی بات مرزا صاحب مین ہے۔

(ب) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔

ترجمہ۔ بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک عظیم الشان رسول بھیجا ہے۔ مثل اوس رسول کے جو فرعون کی طرف بھیجا تھا۔ اس آیت شریف مین اللہ تعالے نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو مثل موسیٰ قرار دیا۔ پس جیسے حضرت موسیٰ کے بعد سلسلہ خلافت تجدید شریعت موسوی کے لئے جاری رہا اسیطرح سلسلہ خلافت محمدی بھی رہنا ضروری تھا۔

(ج) بلحاظ مثلیت مذکور جیسے حضرت موسیٰ کا سلسلہ خلافت چودہوین صدی مین ایک مسیح پر ختم ہوا اسیطرح سلسلہ خلافت محمدی کے لئے بھی ایک مسیح کا آنا چودہوین صدی کے سر پر ضرور تھا۔ جس کی پیشگوئی اللہ تعالے نے آیت استخلاف مین فرمائی تھی۔ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ ترجمہ۔ اللہ تعالے وعدہ فرماتا ہے کہ تم مین سے (امتہ محمدی) مومنین صالحین کو خلیفہ بنایا کریگا۔ مثل اس سلسلہ خلافت کے جو تم سے پہلے سلسلہ موسوی مین بنا تا رہا۔

(د) اگر کسی کتاب کے نزول کے بعد کسی مجدد کی ضرورت نہین تو سلسلہ انبیائے بنی اسرائیل (جو تابع شریعت موسوی تھے۔ اور اون کی کتاب اوس زمانہ کی کامل کتاب تھی جیسے اللہ تعالے فرماتا ہے ثم آتینا موسی الکتاب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیء و ھدی و رحمة۔ انا انزلنا التورٰة فیھا ھدی و نور) باطل ٹھیرتا ہے۔

(ہ) اگر آیت اکملت لکم دینکم کے یہہ معنے ہین کہ آیندہ کسی مصلح۔ مجدد کی ضرورت نہین تو پھر حنفی شافعی۔ مالکی۔ حنبلی وہابی۔ شیعہ خارجی۔ معتزلہ۔ جہمیہ۔ معطلہ۔ قدریہ۔ یہود عیسائی۔ ہنود وغیرہ وغیرہ باوجود سخت اختلاف کے سب حق پر ماننے چاہئین۔ اگر حق پر نہین تو انکی اصلاح کے لئے آپ کے نزدیک کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہین۔ اگر نہین تو

(و) آیت وما اھلکنا من قریة الا لھا منذرون۔ (ترجمہ) ہم کسی بستی کو ہلاک نہین کرتے جب تک اوس کو کوی منذر پہلے نہ بھیجین وما کنا معذبین حتے نبعث رسولا۔ جبتک ہم کوئی رسول نہ بھیجین کسی قوم کو عذاب نہین دیتے۔ قیامت کے دن مجرمون پر الزام دیتے ہوئے۔ اللہ تعالے پہلے سنت اللہ کو پیش

کرتا ہے -

یا معشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا شھدنا علےٰ انفسھم وغرتھم الحیوٰۃ الدنیا وشھدوا علےٰ انفسھم انھم کانوا کافرین ذالک ان لم یکن ربک مھلک القریٰ بظلم واھلھا غافلون -

ترجمہ - اے جن وانس کے گروہ کیا پہلے تم میں سے تمہارے پاس کوئی رسول نہیں بہیجا تہا جنہنے میرے احکام تمپر بیان کئے ہون اور تم کو قیامت سے ڈراوین - وہ اقرار کرینگے کہ ان کو دنیوی زندگی نے دہوکہ دیا تہا - اور یہہ ہی اقرار کرینگے کہ وہ رسولون اور انکی تعلیم سے منکر تہے - یہہ الزام اس سبب سے انپر قائم ہوگا کہ تیرے رب کی یہ عادت ہی نہین کہ بستیون کو ہلاک کرے - جبکہ انکو رسولون اور انکی تعلیم اور انذار کی خبر بہی نہ ہو -

اور آیت ولکل قوم ھاد ہر ایک قوم کے لئے کوئی ہادی ہوگا - اور وما کان ربک مھلک القریٰ حتےٰ یبعث فی امھا رسولا - ترجمہ - اللہ تعالےٰ بستیون کو ہلاک نہین کیا کرتا یہانتک کہ پہلے بہیج لیتا ہے اون کے ام القریٰ مین کوئی رسول و آیت وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم - ترجمہ پہلے لکہا گیا - آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم ترجمہ - اور کچہہ اور لوگ بہی مسلمانون مین سے جو ابہی انکا الحاق ان صحابہ کے ساتہہ نہین ہوا - صحابہ نے عرض کیا وہ کون ہین - تو سلمان فارسی کی ران یا کاندہون پر ہاتہہ رکہکر فرمایا وہ ان مین سے ہونگے الیٰ اٰخر الحدیث وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ایکزمانہ مین تم (اہل اسلام) اپنے مذہب کے پابند نہ ہوگے تو ایک اور قوم سوائے تمہارے اللہ تعالےٰ بدلا دیگا اور اس کے ساتہہ ہی اوسی مضمون کی حدیث ہے - و آیت انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہمنے ہی اس قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم ہی اسکی حفاظت کرینگے - آیت یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین - ترجمہ - اے ایمان والو تقویٰ اختیار کرو اور تقویٰ تب حاصل کرسکوگے کہ صادقین کی معیت اختیار کرو -

آیت ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون - اگر ہم چاہین گے تو تم سے جو جو ملائک سیرۃ ہونگے اونکو ملک مین خلیفہ بنادیا کرینگے -

ودیگر آیات متعلقہ پیشگوئی بعثت مامورین و مرسلین و آیات متعلقہ زمانہ مسیح واحادیث متعلقہ آمد مہدی و مسیح وعلامات جو بعض وقوع مین آچکے اور بعض آرہے ہین - لغو اور باطل ٹہیرتے ہین نعوذ باللہ منہا -

(۲) **سوال** - ایک آدمی تین کا بروز کیسے ہوسکتا ہے - ضمن اوّل -

جواب (الف) اگر آپ اپنے نام پر ہی غور فرماتے تو یہ سوال پیدا ہی نہ ہوتا -

کیا سچ فرمایا ہے اللہ تعالےٰ نے وکاین من اٰیۃ فی السماوات والارض یمرون علیھا وھم عنھا معرضون - ترجمہ - کئی نشان ہین آسمان و زمین مین کہ لوگ اسپر بلا غور و تامل بے پروائی کرکر گذر جاتے ہین - یہہ آپکے گہر مین ہی جواب موجود تہا - آپکے نام مین آپکے والدین نے بروز محمدؐ و بروز عثمان ہونے کا دعوےٰ کیا ہے اور آپ نے تسلیم کرلیا - کیا دعویٰ غلط ہے یا صحیح اور لطف کی بات یہ ہے کہ محمدؐ کے اوپر ص لکہکر صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کردیا ہے -

(ب) قرآن مجید نے تہوڑون کو بہتون کا بروز قرار دیا ہے - جیسے ۷ گائین اور ۷ سنبل خشک کو سات سات سال کی کروڑ در کروڑ گائین اور سنبلات خشک کا مظہر قرار دیا اور اسی طرح گائین فربہ اور سنبل تازہ کا نظارہ -

دوسرا بنی اسرائیل موجودہ زمانہ نبویؐ کو بروز اون تمام بنی اسرائیل کا قرار دیا جو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ سے چلکر زمانہ نبویؐ تک دو ہزار سال تک کروڑون در کروڑون گذر چکے تہے جیسے فرمایا واذ نجینٰکم من اٰل فرعون ہمنے تم کو فرعونیون سے چہوڑایا یذبحون ابناءکم ویستحیون نساءکم تمہارے بیٹون کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیون کو زندہ رکہتے - واذ فرقنا بکم البحر جبکہ ہم نے اوس دریا کو تمہاری خاطر جدا کیا ثم اتخذتم العجل تمنے بچہڑے کی پرستش شروع کردی واذ قلتم یا موسیٰ لن نومن لک حتےٰ نری اللہ جھرۃ جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم تو خدا کو کہلا کہلا دیکہے ہرگز نہین مانینگے - فاخذتکم الصاعقۃ - تمکو عذاب نے پکڑ لیا - وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلویٰ - ہمنے تمپر اوس ابر کا سایہ کیا اور وہ من اور وہ سلویٰ تمپر نازل کیا واذ اخذنا میثاقکم جب ہم نے تمسے پختہ عہدے لیا پہر فرمایا تمکو بادشاہ بنایا تم مین انبیاء بنائے - تمکو خنزیر بنایا بندر بنایا وغیرہ وغیرہ -

تیسرا بنی اسرائیل کو سور اور بندر کا بروز فرمایا اور پہر انہین کو عبد الطاغوت بہی فرمایا -

چوتہا بہتون کو تہوڑون کا بروز بہی فرمایا جیسے واذا خلوا الیٰ شیاطینھم - ترجمہ - جب منافق اپنے سردارون کے پاس گئے جو بروز شیطان تہے - اور ولو نشاء لجعلنا منکم ملائکۃ فی الارض یخلفون ترجمہ سوال اوّل جواب حرف واؤ مین گذرا - چنانچہ ملا ایک خلیفہ بنائے گئے - اور ابتک بنائے جارہے ہین دیکہو آیت استخلاف -

پانچوان آپ کم سے کم کسی طب کی کتاب مطبوعہ کو دیکہو اس کے ٹائیٹل پیج پر لکہا ہوگا - من تصنیف بقراط زمان سقراط دوران افلاطون آوان وغیرہ وغیرہ کیا یہ بہی بہتون کا بروز ہے یا نہین - معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بروز کی اصلیت آپ کو معلوم نہین ورنہ آپ کو اسقدر یہ لفظ گران نگذرتا - بروزی نام ایک شخص کا لقب یا خطاب ہوتا ہے جو اوس کے بعض اوصاف کے سبب دیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص پہلوان بہی ہے سخی بہی ہے - تو اوسکو شیر بہی کہین گے اور حاتم بہی - اگر آپ نامون مین غور کرین تو دو دو تین تین بزرگون کے نام ایک ایک نام مین پائینگے - جیسے آپکا نام آپکے والدین نے بطور تفاول اس مین دو نام جمع کئے -

یعنے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کیطرح نیک دیندار فدائے قوم خادم اسلام ہو اور عثمان کیطرح سخی اور - یا جیسے مرزا صاحب کا نام بحیثیت تردید مذہب نصاریٰ وکسر صلیب مسیح اور بحیثیت رفع فسادات اندرونی مہدی - اور بلحاظ ہدایت اہل ہنود کرشن اللہ تعالےٰ نے رکہہ دیا -

ضمن دوم - کرشن کے لئے کوئی حدیث بہی نہین -

جواب (الف) کیا آپ نے کل احادیث نبوی کا احاطہ کرلیا ہے

(ب) کیا آپ کو کل احادیث کے معنی بذریعہ الہام حل ہوچکے ہین -

(ج) کیا جو معنے پیشگوئیون کے قبل وقوع پیشگوئیون کے کئے جاوین - اللہ تعالےٰ بہی اون معانی کا پابند ہوتا ہے -

(د) پیشگوئیون کے الفاظ کئی پہلو نہیں سچائی رکہتے ہین - کیا کسی کو قبل از وقوع خود بخود علم ہوسکتا ہے کہ کس وجہ پر اللہ تعالےٰ اسکو واقع کرے گا -

(ہ) اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے کہ سیریکم اٰیاتہ فتعرفونھا اللہ تعالےٰ جب تم کو نشان دکہلاوے گا - اسکے بعد تم اونکو سمجہہ سکوگے -

(و) یہود نے نزول ایلیا کے معنے بجسدہ العنصری کیا اور مسیح کو نمانا -

(ز) اس زمانہ کے مولویون نے مسیح اسرائیلی کو بجسدہ العنصری نازل کرنا چاہا حالانکہ وہ فوت ہوچکے ہین -

(ح) کیا احادیث مین دوسرے تمام ہادیون کے نام درج ہین کہ کرشن کا نام درج احادیث ہونے سے رہ گیا -

(ط) کیا گذشتہ مہدیون مجددون کو آپ نے ہی شرط سے مانا ہے کہ اون کے نام احادیث مین درج تہے -

(ی) احادیث مین صرف لفظ مہدی آتا ہے جسکے معنے ہین ہدایت والا - سو جسقدر مہدی آجتک گذر چکے ہین کسیکا نام احمدؐ اور کسی کا محمدؐ کسی کا کچہہ اور کسی کا کچہہ تہا -

یا - وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر ترجمہ - کوئی بہی ایسا گروہ نہین جس مین کوئی نظیر نہ آیا ہو و دیگر آیات مندرجہ جواب اول حرف واو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہنود کے اندر بہی ہادی گذرے ہین اور حضرت مجدد صاحب اور حضرت مظہر جان جانان صاحب نے تو کرشن جی کی نسبت تصریح بہی کی ہے -

ضمن سوم سوال دوم - ہندو کرشن کے آنے کے قائل نہین -

جواب

(الف) کیا آپ نے کل فرقہ ہائے ہنود سے کامل تحقیق کرلیا ہے -

(ب) یا آپنے کل مذہبی کتب کل فرقہ ہائے ہنود کو اچہی طرح پڑہ لیا ہے -

(ج) کیا ممکن نہین کہ ہنود بسبب دعوےٰ مرزا صاحب بابت بروز کرشن جی تعصب کے سبب انکار کرتے ہون -

(د) اگر کوئی فرقہ فی الواقع کرشن کے آنے سے انکاری ہو تو اس سے اوس پیشگوئی کا ابطال کسطرح لازم آتا ہے - کیونکہ اہل اسلام مین فرقہ نیچری و معتزلہ کے مسیح و مہدی کے آنے کے